

مالی سال 16ء کے دوران بھی عالمی معیشت سست رفتار نمو کی راہ پر گامزن رہی، جبکہ تیل کے نرخوں میں کمی بھی عالمی معاشی سرگرمیاں بامقصد انداز میں شروع کرانے میں ناکام رہی۔ مالی سال 16ء عالمی معیشت کے لیے اس لحاظ سے یادگار رہے گا کہ ایک تو اس سال مالی منڈیوں میں تغیر پذیری رہی جس کا بنیادی سبب ترقی یافتہ ملکوں کی منتشر زری پالیسیاں تھیں، اور دوسرے منڈی میں بے یقینی کی کیفیت بڑھ گئی۔ ان تبدیلیوں کے علاوہ کئی ملکوں کی طرف سے بنیادی اجناس کے کم نرخوں اور تجارت کو محدود کرنے کے وقت فوقتاً اقدامات (بشمول مسابقت کی تخفیف قدر) نے بھی بین الاقوامی تجارت کے حجم میں نمو کو 2015ء میں 2.7 فیصد سے آگے نہ بڑھنے دیا، جس کے باعث 2015ء بھی عالمی تجارت میں سست رفتار نمو (یعنی 3 فیصد سے کم) والا مسلسل چوتھا سال ثابت ہوا۔ تجارتی حجم میں ہونے والی یہ معمولی سی نمو بھی اجناس کی

بین الاقوامی قیمتیں گرنے کے سبب ماند پڑ گئی، چنانچہ تجارتی اشیا کی عالمی برآمدات کی قدر میں 14 فیصد کی سال بسال تخفیف ہوئی۔<sup>1</sup> امریکی ڈالر کے مقابلے میں بڑی کرنسیوں کی قدر تیزی سے گرنے (خصوصاً 2015ء کی دوسری ششماہی میں)، جو ترقی یافتہ ملکوں میں منتشر زری پالیسیوں کا نتیجہ تھی، نے بھی برآمدات کی کمی میں حصہ ڈالا (شکل 6.1)۔

م س 16ء میں امریکی معیشت میں زری نرمی کا طویل اور غیر معمولی دور ختم ہوا، اور دسمبر 2015ء کے وسط میں فیڈرل فنڈز کی شرح 25 بیس پوائنٹس بڑھادی گئی، تقریباً ایک عشرے میں آنے والا یہ پہلا ایسا موقع تھا، جبکہ مقداری نرمی کے (اکتوبر 2014ء میں) خاتمے کے ایک سال سے کچھ زائد وقت گزرنے پر یہ تبدیلی واقع ہوئی۔ امریکہ میں معاشی سرگرمیاں اعتدال کے ساتھ بڑھتی رہیں، اور بیروں کی شرح بتدریج گر کر تقریباً 5 فیصد ہو گئی، جو کہ طویل مدتی شرح بیروں کی بالائی حد ہے۔ گرانی جو کہ 2 فیصد طویل مدتی ہدف سے خاصی کم رہی 2016ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 1.1 فیصد ہو گئی، جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے دوران امریکہ میں قیمتوں میں 0.1 فیصد تقلیل ہوئی تھی۔ امریکی معیشت میں اس معتدل بہتری کی وجہ صارفین کے بڑھتے ہوئے اخراجات ہیں جبکہ کاروباری ادارے اب تک سراسیمہ ہیں اور اپنے سرمایہ کاری اخراجات میں کٹوتی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ کمزور بیرونی طلب کے علاوہ امریکی ڈالر کی قدر میں تیزی سے اضافے نے امریکی برآمدات کو روک رکھا ہے۔

امریکی فیڈرل ریزرو کے برعکس یورپی مرکزی بینک نے اپنا بنیادی پالیسی ریٹ مارچ 2016ء میں کم کر کے تاریخ کی پست ترین سطح صفر فیصد کر دیا، اور ڈپازٹ کی شرح کم کر کے منفی 0.40 فیصد تک لے آیا۔<sup>3</sup> ان غیر معمولی پست شرحوں کو غیر روایتی زری پالیسی اقدامات سے مزید تقویت مل رہی ہے: یورپی مرکزی بینک نے ایک نیا

<sup>1</sup> برآمدات کی عالمی قیمتوں میں 15 فیصد کی ریکارڈ کی گئی (ماخذ: عالمی تجارتی شماریات کا جائزہ 2016ء)۔

<sup>2</sup> یہ بات ذرا حیران کن ہے کیونکہ صارفین پر امید ہیں، مکاناتی شعبہ عمدہ حال میں ہے، اور لیبر مارکیٹ میں نمایاں بہتری دکھائی دیتی ہے، تاہم کاروباری ادارے اپنے سرمایہ جاتی اخراجات محدود کر رہے ہیں۔ اس معاملے میں کان کنی کی صنعت سرفہرست ہے اور یہ بات قابل فہم بھی ہے کیونکہ پست قیمتوں کا تسلسل تلاش کی کمپنیوں کو اپنے سرمایہ جاتی اخراجات گھٹانے پر مجبور کر رہا ہے۔

<sup>3</sup> یورپی مرکزی بینک نے پہلی بار جون 2014ء میں اپنی قائمہ سہولت پر منفی شرح سود متعارف کرائی۔ اس وقت ڈپازٹ فیسلیٹی ریٹ منفی 0.1 فیصد طے کیا گیا تھا، اور زری پالیسی کے اگلے فیصلوں میں اس کو مزید قابل سزا بنا دیا گیا تھا۔ ڈنمارک، سویڈن اور سوئزر لینڈ جیسے ملکوں میں بھی پالیسی ریٹ منفی ہے۔

کارپوریٹ سیکٹر پر چیز پروگرام (سی ایس پی پی) متعارف کرایا ہے جو اثاثوں کی خریداری کے موجودہ یورو سسٹم پروگرام کا ایک حصہ ہے، جس کے تحت وہ 80 ارب یورو مالیت کے اثاثوں کی ماہانہ خریداری ایک توسیعی مدت کے لیے جاری رکھے گا۔<sup>4</sup> ان اقدامات کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ وہ مناسب زری تحریک فراہم کیا جائے جو گرائی کو یورپی مرکزی بینک کے وسط مدتی ہدف تقریباً 2 فیصد کے قریب لے آئے۔<sup>5</sup> درحقیقت یورو علاقے کی عمومی گرائی 2015ء میں صفر تھی، اور 2016ء کی پہلی ششماہی کے ابتدائی تین ماہ میں یہ منفی تھی۔ اس کے علاوہ قوزی گرائی کے پیمانوں نے بھی یورو علاقے میں گرائی کا دباؤ بڑھنے کی واضح علامات ابھی تک ظاہر نہیں کی ہیں۔

تاہم پست گرائی سے قطع نظر یورو علاقے میں اقتصادی بحالی بڑھ رہی ہے۔ سرمایہ کاری کی سرگرمیوں میں معتدل اضافے اور مستحکم مقامی طلب کے سبب سال کی پہلی سہ ماہی کے دوران حقیقی جی ڈی پی میں نمو توقع سے زائد ہوئی۔ 2015ء کے دوران یورو علاقے میں حقیقی جی ڈی پی میں 1.7 فیصد نمو نہایت متاثر کن معلوم ہوتی ہے، جو کہ گذشتہ سال کی سطح سے تقریباً دوگنی ہے۔ حالیہ زری نرمی نے نئی شعبے اور گھریلو شعبے کے لیے شرح قرض گاری تاریخی پست سطح تک کم کر دی ہے، اور قرضے کے خالص بہاؤ میں معمولی اضافہ دیکھا گیا ہے اگرچہ کہ لیے گئے قرضے کی سطح اب تک پست رہی ہے۔ لیا گیا قرضہ بڑھنے سے اقتصادی سرگرمی کو سہارا ملے گا، تاہم جون 2016ء میں بریگزٹ ووٹ کے بعد یورو علاقے کے اقتصادی منظر نامے کے لیے خطرات خاصے بڑھ چکے ہیں۔ مزید برآں مقروضیت کی بلند سطح یورپی ملکوں میں سرمایہ کاری کی سرگرمیوں میں مسلسل حائل ہے۔<sup>6</sup>

بینک آف جاپان نے بھی یورپی مرکزی بینک کی پیروی کرتے ہوئے جنوری 2016ء میں مالی اداروں کے اپنی تحویل میں موجود کرنٹ ڈپازٹس پر منفی منافع متعارف کرایا۔ بینک آف جاپان کی ”مقداری اور معیاری زری نرمی [QQE] مع منفی شرح سود“ کا بنیادی مقصد قیمتوں میں کئی عشروں سے جاری کساد بازاری ختم کرنا اور گرائی کو 2 فیصد ہدف کے قریب لانا ہے۔<sup>7</sup> ان اقدامات کے اثرات ابھی ظاہر نہیں ہوئے ہیں کیونکہ گرائی کے تازہ ترین اعداد و شمار اطمینان بخش نہیں ہیں: 2015ء میں عمومی گرائی صارف اشاریہ قیمت اوسطاً 0.8 فیصد رہی، اور 2016ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاپان کو قیمتوں کی معمولی تقلیل کا سامنا کرنا پڑا۔ غیر معمولی زری نرمی کے باوجود امریکی ڈالر کے مقابلے میں جاپانی ین کی قدر میں معقول اضافے کی ایک وجہ شاید یہ بھی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ معاشی نمونہ صرف پست رہی بلکہ کسی سہ ماہی میں مثبت، تو کسی سہ ماہی میں منفی ہوتی رہی۔

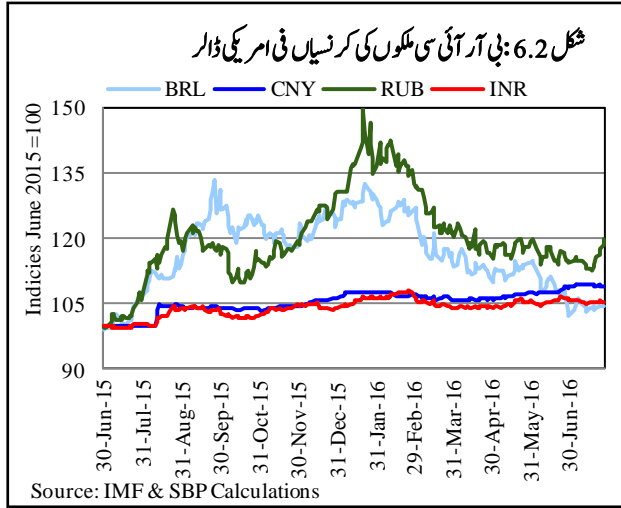
دوسرے ترقی یافتہ ملکوں میں سے برطانیہ کی معیشت 2015ء کے دوران اور 2016ء کی پہلی ششماہی میں معقول شرح سے بڑھی، گرائی بھی ہدف سے خاصی کم رہی۔ تاہم جون 2016ء میں بریگزٹ ووٹ کی کامیابی پر بہت سوں کو حیرت ہوئی، خاص طور پر کرنسی اور ایکویٹی کی عالمی مارکیٹوں کو۔ اس سے قطع نظر برطانوی پونڈ جون 2016ء میں امریکی ڈالر کے مقابل 31 سال کی پست ترین سطح پر چلا گیا جس سے بازار مبادلہ میں افراطی آئی۔ بینکوں کے اسٹاک پر خصوصاً سخت زد پڑی، اور ان میں سے بہت سے 23 جون سے قبل کی سطح تک حاصل نہیں کر سکے ہیں۔ اگرچہ بریگزٹ کے مکمل اثرات اگلے دو برس کے دوران سامنے آنے کا امکان ہے تاہم یہ نظر آ رہا ہے کہ بریگزٹ نے برطانیہ، یورپی یونین اور دوسری ترقی یافتہ معیشتوں کے لیے غیر یقینی کیفیت پیدا کر دی ہے۔ عالمی معاشی منظر نامہ بدتر ہو چکا ہے، اور آئی ایم ایف برطانیہ اور ترقی یافتہ معیشتوں کے لیے 2016ء کی پیش گوئی نظر ثانی کے بعد نیچے لے آیا ہے۔

<sup>4</sup> یورپی مرکزی بینک کی گورننگ کونسل نے 21 جولائی 2016ء کی اپنی میٹنگ میں اثاثوں کی ماہانہ خریداری مارچ 2017ء تک جاری رکھنے کا فیصلہ کیا، اگر ضروری ہو تو اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

<sup>5</sup> ماخذ: آئٹاک بلٹن، شمارہ 2016/5 یورپی مرکزی بینک۔

<sup>6</sup> قرض داری کی بلند سطح فرموں اور گھرانوں کو نئی سرمایہ کاری کرنے سے روکتی ہے، جبکہ یہ حکومت کی مخالف گردش اثر (counter-cyclical) پالیسیوں پر عملدرآمد کی استعداد بھی کمزور کر دیتی ہے۔ مثال کے طور پر یونان اور اسپین پہلے ہی بھاری خسارے میں چل رہے ہیں جبکہ ان کی قرضے کی سطح نہایت بلند ہے۔ یہ صورت حال اقتصادی سرگرمی کے لیے مددگار اقدامات کرنے کی ان کی صلاحیت کمزور کر رہی ہے۔

<sup>7</sup> پہلے یہ کہا گیا تھا کہ Abenomics کے تین ستون یعنی مالیاتی تحریک، زری نرمی، اور ساختی اصلاحات قیمتوں کی تقلیل کا سلسلہ روک دیں گے اور معیشت کو دوبارہ نمو کی راہ پر ڈال دیں گے تاہم اس کے قابل ذکر نتائج اب تک نہیں نکلے ہیں۔



ابھرتی ہوئی معیشتوں میں بی آر آئی سی ملکوں، جنہوں نے عالمی معاشی نمونے پہلے بڑا کردار ادا کیا تھا، اب ملی جلی کارکردگی دکھائی۔ برازیل اور روس جیسے اجناس برآمد کرنے والے ممالک اجناس کی عالمی قیمتوں میں زبردست کمی کے باعث شدید اقتصادی مندی کا شکار ہو گئے، اور ان کی کرنسیاں لڑکھڑا گئیں (شکل 6.2)۔

پاکستان کا بڑا تجارتی شریک ملک چین اپنی ساخت تبدیل کرنے کے عمل سے گزر رہا ہے، جس میں وہ برآمدات کرنے والی معیشت سے ملکی صرف والی معیشت میں ڈھل رہا ہے۔ حقیقی جی ڈی پی نمونہ 2010ء کی پہلی سہ ماہی میں تقریباً 12.0 فیصد کی بلند سطح پر تھی جو بتدریج کم ہوتے ہوئے 2016ء کی دوسری سہ

ماہی میں 6.7 فیصد رہ گئی ہے۔ درحقیقت چین کی ساختی تبدیلی نے اجناس برآمد کرنے والے ملکوں کی برآمدی کارکردگی پر بالواسطہ اثر ڈالا ہے کیونکہ اجناس کے بین الاقوامی نرخوں میں تیزی سے کمی کا ایک بڑا سبب چین سے طلب کم ہونا بھی ہے۔ دریں اثنا بھارت اس رجحان کے برعکس جانے کے قابل بنا کیونکہ اس کے اصلاحاتی عمل کے نتائج آنا شروع ہو گئے: 2015ء میں بھارت ترقی پذیر ایشیا میں سب سے تیزی سے بڑھنے والی معیشت بن گئی۔<sup>8</sup>

دوسرے خطوں میں سے خلیجی ممالک خصوصاً سعودی عرب اور عرب امارات پاکستان کے لیے بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ سعودی عرب تیل برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے، تیل کے نرخوں میں تیزی سے کمی سے وہ بری طرح متاثر ہوا تھا: تیل سے آمدنی گرنے سے اس کا بجٹ خسارہ 2015ء میں جی ڈی پی کے 13.5 فیصد تک بڑھ گیا (صرف ایک سال قبل کی نسبت یہ خسارہ 4.7 گنا ہے)، اس کا جاری حسابات کا خسارہ جی ڈی پی کے 8.3 فیصد ہے، جس میں گزشتہ سال کافی فاضل رقم تھی۔ تاہم ان تبدیلیوں کے اقتصادی نمونہ پر اثرات 2015ء تک دھیمے رہے کیونکہ سعودی عرب ان خساروں کو پورا کرنے کے لیے اپنے بھاری زرمبادلہ ذخائر پر انحصار کرتا تھا۔ چنانچہ اس کے زرمبادلہ ذخائر میں ایک سال کے دوران 105.4 ارب ڈالر کی واقع ہو گئی۔ سعودی عرب نے ان ذخائر میں تیزی سے کمی کو روکنے کے لیے ایک عشرے میں پہلی مرتبہ اپریل 2016ء میں عالمی منڈی سے 10 ارب ڈالر اکٹھا کیے۔ اس سال بھی سعودی معیشت میں سست روی کی توقع ہے کیونکہ کفایت شعاری کے اقدامات جاری ہیں، اور تیل کی بیرونی طلب میں جلد بحالی کافی الحال کوئی امکان نہیں۔<sup>9</sup>

دوسری طرف متحدہ عرب امارات اب تک نسبتاً کم متاثر ہوا ہے، یہ خلیج تعاون کونسل میں سب سے زیادہ متنوع معیشتوں میں سے ایک ہے۔ 2015ء میں اس کے جاری حسابات میں فاضل رقم تھی، اگرچہ کہ یہ رقم کم ہو کر جی ڈی پی کے 3.3 فیصد تک رہ گئی (جو کہ دو سال پہلے تقریباً 20 فیصد تھی)۔ تاہم 2009ء میں رینک اسٹیٹ میں آنے والے بحران کے بعد سے پہلی بار عرب امارات کی مالی رقم خسارہ دکھا رہی ہے۔ 2015ء میں حقیقی جی ڈی پی کی نمونہ برقرار رہی کیونکہ سرکاری سرمایہ کاری میں تخفیف کے منفی اثرات 2016ء کے بعد محسوس ہونے کا امکان ہے۔<sup>10</sup> مزید برآں، عرب امارات میں زبردست تضاد پایا جاتا ہے، وہی نے، جو کہ تیل پر کم انحصار کرتا ہے، اس سال کے میزانی اخراجات میں اضافے کا اعلان کیا ہے۔ اس کے برعکس ابوظہبی نے، جو تیل پر انحصار کرتا ہے، اخراجات میں کٹوتی کی ہے۔

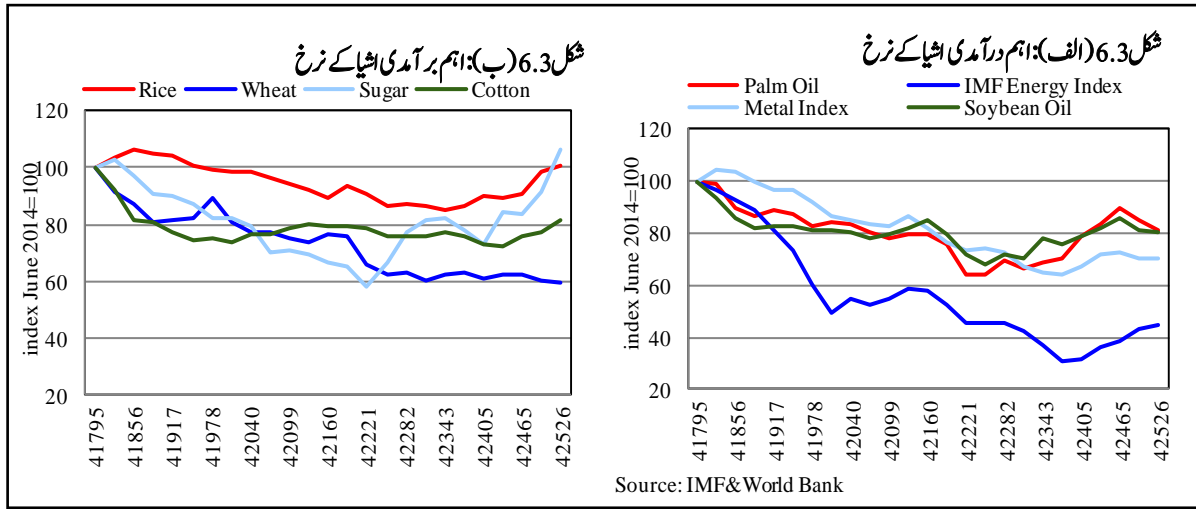
<sup>8</sup> بھارت چونکہ تیل اور دوسری بنیادی اجناس درآمد کرنے والا ملک ہے اس لیے اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی بھارت کی معیشت کے لیے بظاہر کافی سودمند ثابت ہوئی ہے۔

<sup>9</sup> سعودی عرب میں اقتصادی سرگرمیاں 2017ء سے زور پکڑنے کا امکان ہے یعنی جب تیل کی قیمتیں بتدریج بحال ہوں گی۔ تاہم معیشت کو متنوع بنانے کی خاطر وٹن 2030ء میں مذکور اصلاحات اور تبدیلی کے قومی پروگرام پر عمل درآمد کے فوائد سامنے آنے میں وقت لگے گا۔

<sup>10</sup> حقیقی جی ڈی پی کی نمونہ تخمینہ 2016ء کے لیے 2.4 فیصد لگایا گیا ہے، 2015ء میں یہ 4.0 فیصد تھا۔ <http://www.imf.org/external/pubs/ft/scr/2016/cr16251.pdf>

خلاصہ یہ کہ بین الاقوامی سطح پر مذکورہ بالا پیش رفت پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک کے لیے ہمت آزمامعاشی ماحول دکھا رہی ہے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں سست رفتار نمو کے سبب درآمدات کی طلب کمزور پڑ گئی ہے، اس چیز سے پاکستانی برآمدات پہلے ہی متاثر ہو رہی ہیں۔ ترسیلات زر جو معقول رفتار سے بڑھ رہی تھیں، خلیج تعاون کونسل میں کفایت شعاری کے اقدامات کی بنا پر سست پڑ گئی ہیں۔ بین الاقوامی کرنسیوں میں تیزی سے آنے والے اتار چڑھاؤ پاکستان کی زرمبادلہ منڈی کے لیے مضمرات کا سبب بنیں گے، جیسے کہ م س 16ء کی پہلی ششماہی کے دوران ہوا تھا۔ اس کے علاوہ شرح مبادلہ میں تغیر پذیری سرمایہ کاری کی رقوم میں بھی حائل ہوتی ہے جو کہ پاکستان کے معاملے میں پہلے ہی کم ہیں۔

پاکستان کے لیے امید افزا بات اجناس (خصوصاً تیل) کے بین الاقوامی نرخوں میں کمی ہے۔ پاکستان چونکہ تیل اور دیگر بنیادی اجناس کی درآمد پر انحصار کرتا ہے اس لیے اس کے پاس موقع ہے کہ تیل کے پست درآمدی بل کے فوائد حاصل کرتے ہوئے بنیادی ضرورت والی غیر تیل درآمدات (جیسے مشینری اور فولاد وغیرہ) کی مالکاری کرے تاکہ معاشی سرگرمی کے لیے اس کے انفراسٹرکچر کو ترقی ملے۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ پاکستان کی اہم درآمدات کے نرخوں میں زیادہ کمی واقع ہوئی ہے جبکہ برآمدات کے نرخوں میں کمی پست رہی ہے، یعنی کہ تناسب تجارت ساز گار ہیں (شکل 6.3 الف اور 6.3 ب)۔



## 6.2 پاکستان کی ادائیگیوں کا توازن

م س 16ء مسلسل تیسرا سال تھا جب پاکستان کے بیرونی کھاتے میں فاضل رقم رہی۔ جاری حسابات کا خسارہ گزشتہ سال سے بڑھ گیا تاہم مالی کھاتے میں موجود فاضل رقم کے سبب اسے آسانی کے ساتھ پورا کر لیا گیا۔ مالی کھاتے میں فاضل رقم کا سبب خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا دگنا ہونا، آئی ایم ایف سے رقوم کا ملنا، اور حکومت کی بیرونی قرض گیری ہے۔ اس کے نتیجے میں م س 16ء کے دوران پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر 4.4 ارب ڈالر اضافے سے 23.1 ارب ڈالر تک جا پہنچے (جدول 6.1)۔ ان ذخائر کی بنا پر بازار مبادلہ میں استحکام کے ساتھ ساتھ سات ماہ سے زائد کی درآمدات کے قابل زرمبادلہ ذخائر بھی میسر آئے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستان نے آئی ایم ایف کا تین سالہ پروگرام کامیابی کے ساتھ مکمل کر لیا ہے جو کہ ملک کے توازن ادائیگی کی اطمینان بخش حالت کا ایک اہم عنصر رہا ہے۔<sup>11</sup> پاکستان نے م س 14ء تا م س 16ء کے دوران آئی ایم ایف سے خالص 1.9 ارب ڈالر (وصولیاں، اور آئی ایم ایف کو واپسی ملا کر) حاصل کیے۔<sup>12</sup> آئی ایم ایف نے اس

<sup>11</sup> نویں فیڈ سہولت کا حتمی جائزہ ستمبر 2016ء میں مکمل ہو گیا تھا جس سے قرضے کی ہتھیہ قسط تقریباً 102.1 ملین ڈالر کے اجراء کی راہ ہموار ہوئی۔

<sup>12</sup> پروگرام کی مدت کے دوران پاکستان کو آئی ایم ایف کی طرف سے مجموعی طور پر 6.3 ارب ڈالر ملے۔ آئی ایم ایف کو (پچھلے قرضے کی) ادائیگیاں 4.4 ارب ڈالر کی گئیں۔



براہ راست تعاون کے علاوہ پاکستان کو بین الاقوامی بانڈ مارکیٹ میں دوبارہ داخلے اور دوسرے بین الاقوامی مالی اداروں سے رقوم کے حصول میں مدد دی۔ مثال کے طور پر زیر مبادلہ ذخائر میں اضافے کے علاوہ دوسرے کلیدی اظہاریوں میں بہتری کی بنا پر پاکستان عالمی بینک سے کم لاگت رقوم حاصل کرنے کے قابل ہو گیا۔

ذخائر کی نمو کو تیز رفتار رکھنے میں ان رقوم کی بے حد اہمیت رہی ہے کیونکہ م س 16ء میں جاری حسابات کا خسارہ بڑھ گیا۔ اس سلسلے میں تجارتی کھاتے کا حصہ بدستور زیادہ رہا، تجارتی کھاتے کا خسارہ م س 15ء میں 3.6 فیصد رہنے کے بعد م س 16ء میں 6.9 فیصد بڑھ گیا۔ تیل کی برآمد پر اٹھنے والے کم اخراجات کا فائدہ غیر تیل درآمدات میں اضافے سے بڑی حد تک زائل ہو گیا، خصوصاً بجلی اور تعمیرات کے شعبوں کے لیے بھاری مشینری اور صنعتی خام مال (بنیادی طور پر فولاد اور خام کپاس) کی درآمدات۔ چونکہ یہ غیر تیل درآمدات اقتصادی سرگرمیوں کے لیے لازمی ہیں، ان کی وجہ سے م س 16ء میں مجموعی درآمدات میں تخفیف محض 2.3 فیصد تک آسکی۔

مجموعی درآمدات میں یہ واجبی سی کمی برآمدات میں ہونے والی 8.8 فیصد کمی کو پورا کرنے کے لیے ناکافی تھی، برآمدات 22 ارب ڈالر تک گر گئی تھیں۔ برآمدات میں کمی درحقیقت م س 16ء میں مزید بڑھ گئی، گزشتہ سال برآمدات کرنے کا بنیادی سبب پست برآمدی حجم تھا، جبکہ زیر جائزہ سال کے دوران نرخوں میں کمی کے باعث برآمدات کم ہوئیں۔ جن عوامل کے باعث م س 15ء میں برآمدی حجم متاثر ہوا تھا وہ عوامل کم و بیش برقرار رہے، جو یہ تھے: (i) دھیمی اقتصادی نمو کے تناظر میں پست عالمی طلب، (ii) چین کی معیشت میں ساختی تبدیلی جس سے کم اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل مصنوعات کی طلب گھٹ گئی ہے، اور (iii) ملکی معیشت کو درپیش طویل مدتی مسابقتی مسائل۔ م س 16ء میں ایک اضافی عامل کپاس کی پیداوار میں نمایاں کمی تھی جس کے سبب سوئی دھاگے اور خام کپاس کی نہ صرف برآمد میں واضح کمی ہوئی بلکہ خام مال کی بھاری درآمد کی بھی ضرورت پڑ گئی۔<sup>13</sup>

دریں اثناء شعبہ خدمات کا خسارہ معمولی سا بہتر ہوا، حالانکہ دوران سال اتحادی سپورٹ فنڈ کی رقوم کم رہیں۔ یہ بہتری دراصل باربرداری کے کم اخراجات کے سبب ہوئی جس سے ٹرانسپورٹ کا خسارہ 28.3 فیصد کم ہو کر 2.0 ارب ڈالر رہ گیا۔

دوسری جانب، بیرونی فرموں کی طرف سے نفع اور منافع منقسمہ کی ترسیل کی بنا پر بنیادی آمدنی کا خسارہ 16.3 فیصد بڑھ گیا جو م س 16ء میں 5.3 ارب ڈالر تک جا پہنچا، یہ دوران سال ملک میں آنے والی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری سے تقریباً تین گنا زائد ہے۔ اس سال بنیادی آمدنی کے بلند خسارے کی ایک وجہ نو سرمایہ کاری آمدنی بھی تھی۔<sup>14</sup> نو سرمایہ کاری آمدنی میں قابل ذکر اضافے کے حامل شعبے مالیات، بجلی اور ٹیلی مواصلات تھے۔

کارکنوں کی ترسیلات جاری حسابات میں تلافی کرنے کا ایک اہم ذریعہ رہے ہیں، اور ان کی آمد پر ملکی انحصار م س 12ء سے خاصا بڑھ گیا ہے۔ م س 16ء میں ترسیلات زر 6.4 فیصد کی معمولی نمو سے بڑھیں جو کہ تجارتی خسارے (اشیا اور خدمات دونوں میں) کے 93.9 فیصد کا ازالہ کرنے کے لیے کافی تھیں (شکل 6.4)۔ جیسا کہ پہلے ذکر ہوا، بقیہ خسارہ مالی رقوم کی مستحکم آمد سے بہ آسانی پورا کر لیا گیا تھا۔

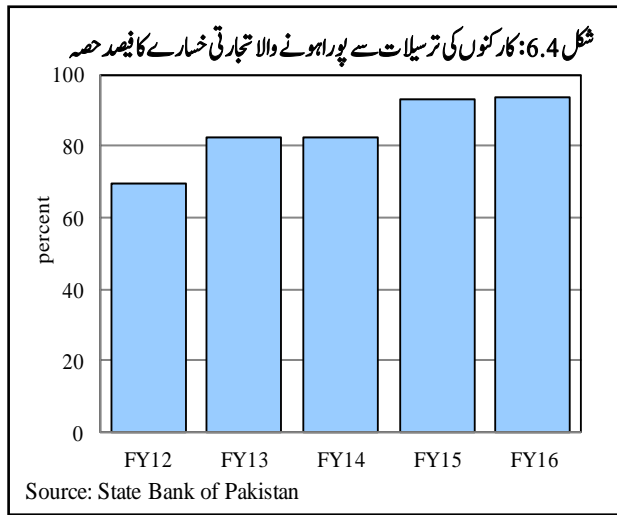
یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ غیر قرضہ جاتی نجی سرمایہ کاری رقوم (خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری) م س 16ء میں دگنی سے زائد بڑھ کر 1.9 ارب ڈالر ہو گئیں۔ خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں چین کا حصہ خاصا زیادہ ہے، چنانچہ چین سے آنے والی بیشتر رقوم سی بیک سے متعلق بجلی کے منصوبوں میں صرف ہوئیں۔ دوسرے ملکوں سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم بھی بڑھ گئیں۔ ناروے، برطانیہ، اور عرب امارات سے آنے والی رقوم میں م س 15ء کی نسبت خاصا اضافہ

<sup>13</sup> م س 16ء میں خام کپاس کی برآمد سال بسال 49.5 فیصد گر گئی جبکہ سوئی دھاگے کی برآمد 30.4 فیصد کم ہو گئی۔ اسی طرح دوران سال خام کپاس کی درآمد 151 فیصد اضافے سے 1.1 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔

<sup>14</sup> ملک میں کام کرنے والی غیر ملکی فرموں کی نو سرمایہ کاری آمدنی دراصل ان کی پخت کردہ آمدنی کو ظاہر کرتی ہے، یعنی منافع کا وہ حصہ جو انہوں نے اپنے شیئر ہولڈرز کو بطور منافع منقسمہ نہیں دیا۔ تاہم کسی ملک کے توازن ادائیگی کے تناظر میں تصور کیا جاتا ہے کہ یہ آمدنی بیرون ملک بھیج دی گئی (چنانچہ اسے آمدنی کے بنیادی کھاتے سے رقم کا اخراج شمار کیا جاتا ہے) اور پھر غیر ملکی پیرنٹ ادارے کی طرف سے اسے کمپنی میں دوبارہ سرمایہ کاری شمار کیا جاتا ہے (چنانچہ مالی کھاتے میں اسے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقم کی آمد کے طور پر درج کیا جاتا ہے)۔ لہذا خالص معنوں میں ملک کے زرمبادلہ ذخائر پر اس کا اثر صفر رہتا ہے۔

جدول 6.1: پاکستان کا توازن ادائیگی				
ارب روپے				
م 16ء	م 15ء	م 14ء		
-3.3	-2.7	-3.1	جاری حسابات کی رقم	
-18.4	-17.2	-16.6	تجارتی توازن	
22.0	24.1	25.1	برآمدات	
40.3	41.3	41.7	درآمدات	
-2.9	-3.0	-2.7	خدمات کا توازن	
0.9	1.5	1.1	اتحادی سپورٹ فنڈ	
-5.3	-4.6	-4.0	بنیادی آمدنی	
3.8	3.3	2.9	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی واپسی	
1.3	1.1	0.9	سودی ادائیگیاں	
23.3	22.0	20.1	ثانوی آمدنی	
19.9	18.7	15.8	کارکنوں کی ترسیلات	
0.3	0.4	1.9	سرمایہ جاتی کھاتے کی رقم	
-5.5	-5.0	-5.6	مالی کھاتے کی رقم	
1.9	0.9	1.7	پاکستان میں براہ راست سرمایہ کاری	
-0.3	1.8	2.7	پاکستان میں جزدانی سرمایہ کاری	
-4.1	-2.3	-1.2	دیگر سرمایہ کاری	
4.2	2.2	1.0	واجبات کی خالص رقم	
18.1	13.5	9.1	اسٹیٹ بینک کے ذخائر (اختتام مدت)	
23.1	18.7	14.1	مجموعی ذخائر (اختتام مدت)	

ماخذ: اسٹیٹ بینک



گرتی ہوئی برآمدات بدستور بڑا چیلنج ہے: سرمایہ جاتی اشیاء اور خام مال کی درآمد کے اخراجات پورے کرنے کے لیے برآمداتی آمدنی بڑھانے کی ضرورت ہے جبکہ وہ مسلسل دوسرے سال کم ہوئی ہے۔ اس کمی کا سبب مظاہر عالمی تبدیلیاں معلوم ہوتی ہیں کیونکہ بیشتر ابھرتی ہوئی منڈیوں کی برآمدات میں کمی واقع ہوئی ہے (شکل 6.5)۔ ان میں سے بعض ملکوں کی کارکردگی پاکستان سے بھی ناقص رہی ہے، ویت نام اور بنگلہ دیش اس رجحان سے مستثنیٰ رہے۔

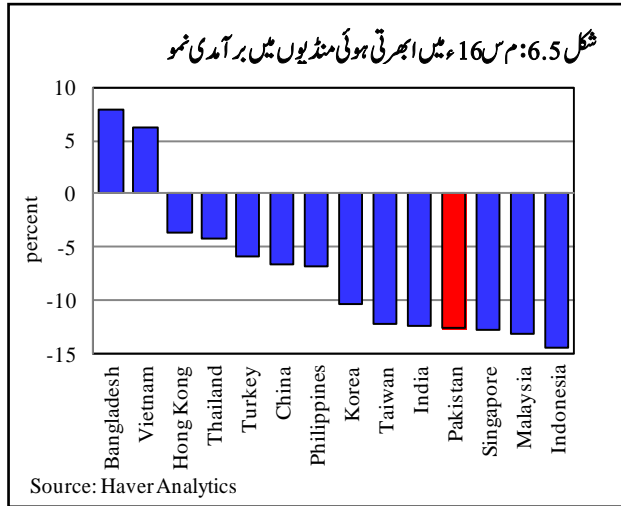
ہوا۔ تاہم پاکستان کے تیل و گیس کی تلاش اور پیداوار اور پیٹرولیم کے شعبوں میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقم گھٹ گئیں کیونکہ تیل کے نرخوں میں کمی نے تیل کے عالمی اداروں کو مجبور کیا کہ وہ سرمایہ جاتی اخراجات میں کٹوتی کریں چنانچہ وہ اس صنعت کو یکجائی (consolidation) کی طرف لے گئے۔ خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں تلاش اور پیداوار کے شعبے کا جو حصہ م 15ء میں 32.4 فیصد تھا وہ م 16ء میں گر کر صرف 13.1 فیصد رہ گیا۔ کم ہونے والا حصہ بجلی کے شعبے کی طرف چلا گیا خاص طور پر سی پیک سے متعلق رقم کی بنا پر۔<sup>15</sup>

یہاں دو چیزیں اہم ہیں۔ پہلی، بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی مجموعی رقم یا تو گر رہی ہیں (م 14ء اور م 15ء) یا پھر معمولی سی بڑھی ہیں (م 16ء)، چنانچہ خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بہتری دراصل رقم کی آمد بڑھنے کا نتیجہ نہیں بلکہ رقم کا اخراج کم رہنے کا نتیجہ ہے۔ دوسری، خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں نو سرمایہ کاری آمدنی کا حصہ گزشتہ تین سال سے بڑھ رہا ہے: م 14ء میں یہ 12.0 فیصد تھا جو م 16ء میں 39.1 فیصد ہو گیا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ بیرونی سرمایہ کار اپنے اسٹیک کو سہارا دے رہے ہیں، چنانچہ نئی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی ضرورت ہے جو معیشت کے انشیا سازی اور برآمدی شعبوں کو طاقت دے۔

حتمی تجزیہ کہتا ہے کہ م 14ء تا م 16ء کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے میں بہتری آئی ہے۔ بین الاقوامی مالی اداروں کے علاوہ کریڈٹ ریٹنگ کے بیرونی اداروں نے بھی اس بہتری کو سراہا ہے، اور اسی بنیاد پر پاکستان سرمائے کی بین الاقوامی منڈیوں میں دوبارہ داخل ہوا ہے۔ ایم ایس سی آئی نے پاکستان اسٹاک ایکسچینج 100 اشاریے کی نئی درجہ بندی کرتے ہوئے اسے ابھرتی ہوئی مارکیٹ قرار دیا ہے جس کے بعد وہ زیادہ واضح طور پر بیرونی سرمایہ کاروں کی نظروں میں آئے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ ضرورت اس بات کی ہے کہ زیر مبادلہ کے بلند ذخائر اور تیل کی پست قیمتوں کو موثر طور پر استعمال کیا جائے تاکہ بیرونی شعبے کو دائم درپیش چیلنجوں سے نمٹا جاسکے۔

گرتی ہوئی برآمدات بدستور بڑا چیلنج ہے:

<sup>15</sup> خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں بجلی کے شعبے کا جو حصہ م 14ء میں صرف 4.2 فیصد تھا وہ م 15ء میں 23.8 فیصد اور م 16ء میں مزید بڑھ کر 39.5 فیصد ہو گیا۔



تاہم داخلی عوامل کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیے کیونکہ پاکستان کی برآمدی کارکردگی ابھی نہیں بلکہ گزشتہ چند برسوں سے کمزور چلی آ رہی ہے حتیٰ کہ اجناس کی کسادبازاری شروع نہیں ہوئی تھی تب بھی ایسا ہی تھا۔<sup>16</sup> مسابقت بڑھانے اور کاروبار میں سہولت پیدا کرنے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ نیز تحقیق و ترقی اور اختراع میں سرمایہ کاری کو، اور آجریٹ (entrepreneurship) کی ثقافت کو فروغ دینا ہو گا۔ ایک مستعد قانونی نظام وضع کرنا ہو گا جس میں املاک دانش کے حقوق کو تحفظ دیا جائے۔ اس کے علاوہ محنت مزدوری کا معیار بہتر بنانا ہو گا، وغیرہ وغیرہ۔ مزید برآں، زیر غور چلے آنے والے علاقائی اور بین البراعظمی تجارتی معاہدوں کی بہتات کے پیش نظر پاکستان کو چاہیے کہ اپنی تجارتی مسابقت کو بہتر بنائے، کیونکہ دوسرے ملکوں کے مابین طے پانے والے تجارتی معاہدے پاکستان کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔<sup>17</sup>

تاہم حال ہی میں کچھ مثبت پیش رفت بھی دیکھی گئی ہے۔<sup>18</sup> حکومت نے برآمد کنندگان کو ان کی رقوم کا جزوی تصفیہ کر دیا ہے۔ اس کے علاوہ تاریخ کی پست شرح سود سے برآمد کنندگان کو رقوم کے بہاؤ میں آسانی ملی ہے۔ نیز، م س 17ء کے بجٹ میں حکومت نے پانچ بڑے برآمدی شعبوں ٹیکسٹائل، قالین بانی، چمڑا، آلات جراحی اور کھیلوں کے ساز و سامان کے لیے صفر ریٹنگ ٹیکس نظام بحال کر دیا ہے۔ اس سے قطع نظر، ان اقدامات پر مطمئن ہو کر بیٹھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

برآمدی صنعت پر اثر انداز ہونے والے ساختی مسائل بھی حل کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستانی برآمد کنندگان کو ضرورت ہے کہ اپنی اہم منڈیوں میں صارف کی بدلتی ہوئی ترجیحات سے ہم آہنگ رہیں، اور ان کے لحاظ سے اپنی مختلف قسم کی مصنوعات میں مطابقت لائیں۔ خاص طور پر ٹیکسٹائل شعبے کو چاہیے کہ امریکہ میں طلب کی جانے والی مصنوعی ریشے کی چیزیں بنانے پر توجہ مرکوز کرنا شروع کر دے۔ اس کے علاوہ ایس ایم ای شعبہ جس کا پتکھ،<sup>19</sup> بجلی کے بلب اور آلات جراحی وغیرہ جیسی برقی مصنوعات بنانے میں اہم حصہ ہے، بڑی حد تک اب بھی واجبی فائدوں پر چل رہا ہے، برآمدی مالکاری میں اس کا حصہ بہت کم ہے۔

برآمدات کے علاوہ جس چیز کی روک تھام کے لیے پالیسی اقدام کی ضرورت ہے وہ غیر ضروری درآمدات ہیں۔ اس سلسلے میں م س 16ء میں غیر ضروری صارفی اشیاء پر ریگولیٹری ڈیوٹیوں کا نفاذ درست اقدام ہے۔ اس کے علاوہ گاڑیوں (یعنی کاروں اور موٹر سائیکلوں) کی بھاری درآمد کا فائدہ جانچنے کی بھی ضرورت ہے۔ دوسری طرف، بجلی سازی اور تقسیم کی مشینری جیسی با مقصد اشیاء کی درآمد ملتوی نہیں ہونی چاہیے۔ تاہم اگر غیر قرضہ جاتی زر مبادلہ آمدنی میں اضافہ نہ ہو اتوسی پیک منصوبوں میں معاون بننے والی ان درآمدات کے لیے رقوم نکالنا بھی دشوار ہو سکتا ہے۔

<sup>16</sup> تفصیل کے لیے دیکھیے خصوصی سیکشن 3: ”پاکستان کی برآمدات میں موجود کاسب کیا ہے؟“ پاکستان کی معیشت کا جائزہ، اینیٹ پیٹک کی سالانہ رپورٹ م س 15ء

<sup>17</sup> مثال کے طور پر ویت نام نے، جو امریکی اور یورپی یونین کی ٹیکسٹائل مارکیٹ میں پاکستان کا بڑا حریف بن چکا ہے، یورپی یونین کے ساتھ ایف ٹی اے مذاکرات مکمل کر چکا ہے جس کے بعد اسے بہت سی مصنوعات تک ڈیوٹی فری رسائی مل گئی ہے، جس کی بنا پر وہ پاکستان کی جی ایس ٹی پیس حیثیت کے برابر آ گیا ہے۔ اس کے علاوہ بحر الکاہل کے حاشیے کے 12 ممالک نے، جو عالمی تجارت میں 40 فیصد کے حصے دار ہیں، ٹرانس پیسیفک پارٹنرشپ پر مذاکرات مکمل کر لیے ہیں۔

<sup>18</sup> حکومت نے خصوصاً افغانستان، وسط ایشیائی ریاستوں، ایران اور چین کے ساتھ علاقائی تجارت کے فروغ کے لیے اسٹریٹیجک ٹریڈ پالیسی فریم ورک (ایس ٹی پی ایف 18-2015ء) کا اعلان کیا ہے۔ اس فریم ورک کا مقصد سالانہ برآمدات 35 ارب ڈالر تک بڑھانا، برآمدی مسابقت بہتر بنانا، معیشت کو عوامل کی بنیاد پر چلانے کے بجائے کارکردگی اور جدت طرازی سے ہمبہرہ دینا، اور جون 2018ء تک علاقائی تجارت میں اضافہ کرنا ہے۔ اس ہدف کے 18-2017ء تک حصول کے لیے فریم ورک میں چار اہم اقدامات مصنوعات کی نفاست اور تنوع، منڈی تک رسائی، ادارہ جاتی ترقی، اور تجارت میں سہولت کی فراہمی بیان کیے گئے ہیں۔

<sup>19</sup> پاکستان نے م س 16ء میں 25 ملین ڈالر مالیت کے برقی بجلی کے برآمد کیے جبکہ م س 15ء میں 31.5 ملین ڈالر کے برقی بجلی کے برآمد کیے تھے (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

## بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے عالمی بہاؤ میں اضافے کا فائدہ پاکستان کو نہیں پہنچ رہا:

2015ء میں سرمایہ کاری کی عالمی رقوم میں بہتری آنے کے باوجود پاکستان کا معاملہ یہ رہا ہے کہ اس کی بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم میں اضافہ نہیں ہوا ہے۔<sup>20</sup> پاکستان اس بہتری کا فائدہ نہیں اٹھا سکا جس کا بنیادی سبب دہشت گردی اور بجلی کی ناکافی رسد ہے۔ تاہم ان پر بندرتن کام ہو رہا ہے: ضرب عضب اور اٹیلی جنس کی بنیاد پر آپریشنز کے نتیجے میں امن و امان کی صورتحال میں نمایاں بہتری آئی ہے۔<sup>21</sup> اس کے ساتھ ساتھ توانائی کے بہتر انتظام اور بجلی سازی کی استعداد بڑھانے سے کاروباری شعبے کو بجلی کی رسد عموماً بہتر ہوئی ہے۔<sup>22</sup>

اس سازگار پیش رفت کے باوجود گذشتہ دو سال کے دوران پاکستان میں کئی شعبوں سے اخراج سرمایہ ہوا ہے، خصوصاً فولاد اور دواسازی سے۔ دوسری طرف دیگر ممالک بیرونی سرمایہ کاروں کو راغب کرنے کے لیے صنعت کی مقام گیری (localization) کے ضوابط نرم کر رہے ہیں اور ملکی کمپنیوں کی بیرونی ملکیت پر حد کو وسیع کر رہے ہیں، وغیرہ وغیرہ۔<sup>23</sup> اس کے علاوہ کاروبار کرنے میں آسانی اور مسابقت کے معاملے میں پاکستان اکثر ہمسر ملکوں سے بدستور پیچھے ہے۔

ان مسائل سے آگاہی کے ساتھ حکومت نے حالیہ برسوں میں کئی اقدامات پر عملدرآمد کیا ہے۔ پہلا، متعلقہ فریقوں کے ساتھ تفصیلی مشاورت کے بعد پاکستان کا کاروباری ماحول بہتر بنانے کے لیے ایک ایکشن پلان اکتوبر 2014ء میں تیار کیا گیا۔ اس پلان میں کاروبار کرنے کے لیے معاون 6 اظہاریوں پر توجہ مرکوز رکھنے والے اصلاحاتی اقدامات طے کیے گئے ہیں جن پر عملدرآمد کی مدت بھی بتائی گئی ہے۔ دوسرے، کاروبار کرنے کی آسانی اور بحیثیت مجموعی سرمایہ کاری ماحول کے حوالے سے پاکستان کی درجہ بندی بہتر بنانے کی غرض سے حکمت عملی طے کرنے کے لیے ایک اعلیٰ اختیاراتی کمیٹی مئی 2015ء میں تشکیل دی گئی۔ کاروبار کرنے کی رپورٹ کی حکمت عملی 2016ء تیار کی جا چکی ہے اور عملدرآمد کے مرحلے میں ہے۔ آئندہ برسوں میں کاروبار کا ماحول مزید بہتر ہونے کی توقع ہے۔

سی بینک کے معاملے میں اگرچہ چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی رقوم میں نمایاں اضافہ ہوا ہے تاہم چین سے درآمدات بھی م س 16ء کے دوران بڑھ گئی ہیں (جدول 6.2)۔ نیز گزرتے سال کے ساتھ ساتھ چین سے بیرونی براہ راست سرمایہ کاری رقوم آنے کی رفتار کم ہوتی گئی: چین سے پیشتر سرمایہ کاری م س 16ء کی پہلی ششماہی میں آئی جبکہ دوسری ششماہی میں اس میں معقول کمی آئی۔<sup>24</sup>

**ترسیلات بڑھی رہیں کی تاہم سست رفتار نمو ہے:** اس کی وجہ یہ ہے کہ تخفیف کی وجہ بننے والے عوامل قلیل سے وسط مدت تک برقرار رہیں گے۔ خلیج تعاون کونسل کے معاملے میں اگر تیل کے نرخ پچھلی سطح پر واپس آ بھی گئے تو ایسا ہونا مشکل ہے کہ عرب ریاستیں اپنے انفراسٹرکچر پر اخراجات فوراً ہی بڑھالیں۔

<sup>20</sup> بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا عالمی بہاؤ 2015ء میں 38 فیصد اضافے سے 18 کھرب ڈالر تک پہنچا جبکہ 2014ء میں یہ 10.5 فیصد گرا تھا۔ اس اضافے کا بیشتر سبب سرحد پار ہونے والے انضمام اور تحویل کے سودے اور کارپوریٹ اداروں کی تنظیم نو کے اقدامات تھے۔ اگر کارپوریٹ اداروں کی تنظیم نو کے بڑے پیمانے کے اقدامات کو الگ رکھ کر دیکھا جائے تو بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے بہاؤ میں نمو 2015ء میں تقریباً 15 فیصد رہی۔ ترقی پذیر ایشیا کی طرف بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا بہاؤ 15.6 فیصد بڑھ گیا تاہم یہ نمو تمام ملکوں میں مساوی تقسیم نہیں ہوئی (ماخذ: ورلڈ انویسٹمنٹ رپورٹ 2016ء، یو این سی ٹی اے ڈی)۔

<sup>21</sup> پاکستان میں دہشت گردی کے واقعات میں اموات 2014ء میں 5,496 ہوئیں جبکہ 2015ء میں ان میں کمی آئی اور 3,682 اموات ان واقعات میں ہوئیں، جبکہ جنوری تا 21 اگست 2016ء تک دہشت گردی کے واقعات میں 1,273 افراد جاں بحق ہوئے (ماخذ: ساؤتھ ایشیائی رازم پورٹل)۔

<sup>22</sup> گیس کی رسد میں باقاعدگی آنے سے فائدہ اٹھانے والی ایک صنعت کھاد ہے۔ ایل این جی کی درآمد سے اس شعبے کو بہت فائدہ ہوا ہے۔ سر دیوں میں توانائی کی بہتر رسد سے کھاد کی کمپنیوں کو اپنی پیداوار (گذشتہ سال کے برعکس) جاری رکھنے میں مدد ملی، چنانچہ م س 16ء کی دوسری ششماہی کے دوران کھاد درآمد کرنے کی ملکی ضرورت کم ہو گئی (یکشن 6.4)۔

<sup>23</sup> بھارت نے جون 2016ء میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد، اور شہری ہوابازی، دفاع، اور دواسازی جیسے شعبوں میں غیر ملکی ملکیت سے متعلق اپنے ضوابط کافی نرم کر دیے، اس کے علاوہ غیر ملکی فرموں سے مقامی تقاضوں کی تعمیل کرانے کے لیے انہیں رعایتی مدت بھی دی۔ غیر ملکی سرمایہ کار اب ملکی فضا کی کمپنیوں کے 100 فیصد مالک بن سکتے ہیں، سابقہ حد 49 فیصد تھی۔ غیر ملکی کمپنیاں اب براؤن فیلڈ فارما مضویوں میں بھی 74 فیصد تک کی مالک بن سکتی ہیں اور انہیں اس کے لیے پیشگی سرکاری منظوری کی بھی ضرورت نہیں۔ نیز امریکہ کے ای کامرس کے بڑے ادارے ایمرزون نے جون 2016ء میں بھارت میں 3.0 ڈالر سرمایہ کاری کا اعلان کیا تا کہ مقامی حریف اداروں سے بہتر مسابقت کر سکے۔

<sup>24</sup> م س 16ء میں چین سے خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری 706 فیصد سے زائد سال کی پہلی ششماہی میں آیا تھا۔

جدول 6.2: پاکستان کا زرمبادلہ لین دین چین کے ساتھ ملین ڈالر

م س 15ء	م س 16ء	خالص فرق
چین کو برآمدات	2,321	1,905
چین سے درآمدات	7,005	8,127
تجارتی توازن	-4,684	-6,222
بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (خالص)	257	626
جزدانی سرمایہ کاری	11	6
قرضے کی تقسیم <sup>1</sup>	980	962
ماخذ: اسٹیٹ بینک <sup>1</sup> : اقتصادی امور ڈویژن		

دوسرے، ان ملکوں میں صنعت کی مقام گیری کی مہم زور پکڑ جاتی ہے تو غیر ملکی کارکنوں کی طلب پر اثر ڈال سکتی ہے۔ امریکہ میں ایٹمی مٹی لائڈرنگ اور دہشت گردی کی مالکاری کے انسدادی قوانین مزید سخت ہونے کا امکان ہے۔ ان امور سے قطع نظر ادائیگی کے نظام میں اختراعات اور بیرون ملک مقیم پاکستانیوں کے لیے نئی اور پُرکشش پخت اور سرمایہ کاری مصنوعات کے آغاز سے توقع ہے کہ ترسیلات کی نمو موجودہ سطح پر برقرار رہ سکتی ہے۔

یہاں یہ ضروری ہے کہ حکومت سفارتی ذرائع کو کام میں لا کر دشواریوں کا تعین کرے اور میزبان ملکوں کے متعلقہ سرکاری اور نجی حکام سے رابطہ کر کے ان دشواریوں سے نمٹے قبل اس کے کہ دیر ہو جائے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ یقینی بنانا بھی ضروری ہے کہ رقوم کی ترسیل کی لاگت تارک وطن کارکنوں کی برداشت کے مطابق ہو، خاص طور پر خلیجی ملکوں اور امریکہ جیسے اہم منبع میں کام کرنے والے پاکستانیوں کے لیے۔

بریکنگ کے بعد یورپی یونین کے حوالے سے بے یقینی: بریگزٹ کا سب سے بڑا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ عالمی معیشت میں زبردست بے یقینی پیدا ہو گئی ہے۔ ماہرین معاشیات اس رائے پر تقسیم ہیں کہ آیا برطانوی معیشت کساد بازاری کا شکار ہو جائے گی یا نہیں، تاہم برطانیہ کے تجارتی شریک ملکوں کے لیے اس کے نتائج منفی ہو سکتے ہیں۔

یہ بات سمجھنا چاہیے کہ برطانیہ پہلے یورپی یونین کے رکن ملکوں کے ساتھ اپنے تجارتی تعلقات کو دوبارہ سے استوار کرے گا، دنیا کے دوسرے ملکوں کی باری اس کے بعد آئے گی۔ پاکستان کے توازن ادائیگی کے تناظر میں برطانیہ ایک اہم شریک ملک ہے: (i) م س 16ء میں پاکستان کی مجموعی برآمدی وصولیوں میں 7.4 فیصد برطانیہ سے آئیں، (ii) پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں برطانیہ کا حصہ سب سے زیادہ تھا (2014ء کے خاتمے پر 18.5 فیصد)<sup>25</sup> اور (iii) م س 16ء کے دوران برطانیہ سے ترسیلات زر کی آمد نمایاں طور پر مستحکم رہی جو ترسیلات کے دیگر بڑے مراکز کے رجحان کے برعکس ہے۔ ان تمام ذرائع سے آنے والی زرمبادلہ رقوم میں کمی کے خدشات کا جائزہ لینا ضروری ہے تاہم یہ کام اس لیے مشکل ہو گیا ہے کہ یورپی یونین سے برطانیہ کی حقیقی علیحدگی پر بے یقینی کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔

ان ہمت آزمائحات کے تناظر میں یہ ضروری ہو گیا ہے کہ گذشتہ دو سال کے دوران معاشی استحکام میں حاصل ہونے والی کامیابیوں کو برقرار رکھا جائے، اور اس کے ساتھ ساتھ مذکورہ بالا طویل مدتی ساختی مسائل کو حل کیا جائے۔ اب جبکہ زرمبادلہ ذخائر تاریخی بلند ترین سطح پر ہیں، تو پاکستان اجناس اور کرنسیوں کی عالمی منڈیوں میں اچانک تبدیلیوں کی وجہ سے سامنے آنے والے انتشار کا مقابلہ کرنے کی خاصی بہتر پوزیشن میں ہے۔ تاہم خام نرخوں میں اچانک اور بڑے اضافے کے نتیجے میں پاکستان کے بیرونی کھاتے کو خطرہ لاحق ہو جائے گا۔

### 6.3 جاری کھاتے

کارکنوں کی ترسیلات میں معقول اضافے کے باوجود م س 16ء میں جاری کھاتے کا توازن تجارتی (اشیا اور خدمات دونوں) اور بنیادی آمدنی کی رقوم میں خرابی کی بنا پر بگڑ گیا۔ درآمدات کے معمولی سے کم ہونے کا فائدہ برآمدات میں نمایاں کمی کے سبب زائل ہو گیا، جبکہ بنیادی آمدنی کا خسارہ نسبتاً زائد رقوم کی واپسی اور سودی ادائیگیوں کی بنا پر بدتر ہو گیا۔

<sup>25</sup> اس سے قطع نظر م س 16ء میں ملنے والی خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں برطانیہ کا حصہ محض 6.2 فیصد تھا۔ دوران سال برطانیہ سے آنے والی خالص رقوم میں سال بسال 52.9 فیصد کی نمایاں کمی واقع ہوئی۔

## خدمات کا کھاتہ

جدول 6.3: خدمات کے کھاتے میں رقم			
ملین ڈالر			
م 16ء	م 15ء	م 14ء	خدمات کی رقم
-2,850	-2,963	-2,650	جس میں سے
-2,036	-2,838	-2,559	ٹرانسپورٹ
-1,614	-2,628	-2,541	جس میں سے: باربرداری
-440	-258	-111	فضائی ٹرانسپورٹ (مسافر)
-1,514	-1,217	-787	سفر
-201	-195	-135	بیمہ اور پشمن خدمات
-92	-123	-99	مالی خدمات
-163	-154	-144	املاک و انش کا معاوضہ
407	425	469	ٹیلی مواصلات، کمپیوٹر اور اطلاعات
-574	-590	-741	دیگر کاروباری خدمات
1,471	1,768	1,450	سرکاری اشیاء اور خدمات
937	1,452	1,050	اتحادی سپورٹ فنڈ
-3,787	-4,415	-3,700	خدمات کی رقم ما سوائے اتحادی سپورٹ فنڈ
ماخذ: اسٹیٹ بینک			

م 16ء میں خدمات کے کھاتے میں 2.9 ارب ڈالر کا خسارہ درج ہوا جو کہ گذشتہ سال کے خسارے سے 3.8 فیصد کم ہے۔ اس معمولی بہتری کا واحد سبب باربرداری اخراجات (جو کہ ملک کی خدمات کی تجارت کا سب سے بڑا جزو ہے) کے خسارے میں ہونے والی کمی تھی جو کہ تیل کے نرخوں میں نمایاں کمی کی وجہ سے ہوئی تھی۔<sup>26</sup> یہ کمی اتنی زیادہ تھی کہ اس نے دوران سال اتحادی سپورٹ فنڈ کی پست وصولی کے اثرات کا مکمل ازالہ کر دیا (جدول 6.3)۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ گذشتہ چند سال سے پاکستان کے خدمات کے خسارے کی تلافی کرنے والے دو شعبے ہیں: سرکاری خدمات کی برآمد اور ٹیلی مواصلاتی خدمات۔ بد قسمتی سے اطلاعاتی ٹیکنالوجی خدمات کی برآمد گذشتہ تین سال سے گر رہی ہے، اور سرکاری خدمات کو غیر معاشی عوامل حرکت دیتے ہیں۔ یہی ایک وجہ ہے کہ گذشتہ چند برس سے پاکستان کی خدمات کی برآمد پانچ سے چھ

ارب ڈالر کے درمیان منجمد ہیں۔ اس کے برعکس عالمی برآمدات میں خدمات کا حصہ اسی مدت کے دوران تیزی سے بڑھ رہا ہے (باکس 6.1)۔

## باکس 6.1: خدمات کی برآمد: مختصر جائزہ

اطلاعاتی اور مواصلاتی ٹیکنالوجی (آئی سی ٹی) اور ٹرانسپورٹ میں تیز رفتار تبدیلیوں کی بنا پر خدمات بھی بین الاقوامی تجارت کے فعال شعبے کے طور پر سامنے آ رہا ہے۔<sup>27</sup> گذشتہ ایک عشرے کے دوران خدمات کی بین الاقوامی برآمد ایشیائی برآمد کے مقابلے میں تیزی سے بڑھی ہے۔<sup>28</sup> چنانچہ مجموعی (اشیاء اور خدمات کی) عالمی برآمدات میں خدمات کی برآمد کا جو تناسب م 2005ء میں 19.3 فیصد تھا وہ م 15ء میں بڑھ کر 22.7 فیصد ہو گیا۔ یہ تناسب بھی خدمات کی برآمد کا پوری طرح احاطہ نہیں کرتا، اس میں بیرونی منسلک اداروں (یعنی جن ذیلی اداروں / برانچوں کی ملکیت بیرون ملک ہے) کی طرف سے دی جانے والی خدمات شامل نہیں ہیں۔<sup>29</sup>

ملکی سطح پر خدمت کا شعبہ م 16ء میں پاکستان کی جی ڈی پی میں 59.2 فیصد کا حصہ دار رہا، م 00ء میں اس کا حصہ 50 فیصد تھا اور تب سے یہ بتدریج بڑھا ہے۔ معیشت کے ڈھانچے میں اس بتدریج تبدیلی سے خدمات کی برآمد پر بھی کوئی اثر پڑنا چاہیے تھا تاہم حقیقت میں ایسا ہوتا نظر نہیں آتا۔ م 16ء میں پاکستان نے 5.4 ارب ڈالر مالیت کی خدمات برآمد کیں جبکہ ایک سال میں 2.9 ارب ڈالر کا خسارہ درج کیا گیا۔ ماضی کے اعداد و شمار سے پتہ چلتا ہے کہ خدمات کی برآمدات م 10ء سے اسی سطح کے آس پاس رہی ہیں (تھل 6.1.1)۔<sup>30</sup>

یہاں یہ بات سمجھنا ضروری ہے کہ اجناس پیدا کرنے والا شعبہ جو خدمات کے شعبے کے مقابلے میں سست رفتاری سے نمو پا رہا ہے، زرمبادلہ کی بڑھتی ہوئی ملکی ضروریات پوری کرنے کو قابل برآمد فاضل پیداوار دینے کے قابل نہیں ہو گا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ملک کی مجموعی تجارت میں خدمات کی برآمد کو اہم کردار ادا کرنا ہو گا۔ اس تناظر میں پاکستان کی خدمات کی برآمد کا مختصر جائزہ پیش کیا جا رہا ہے۔

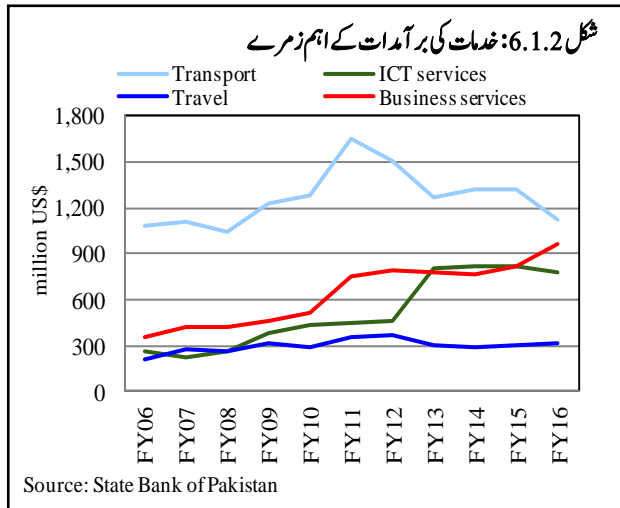
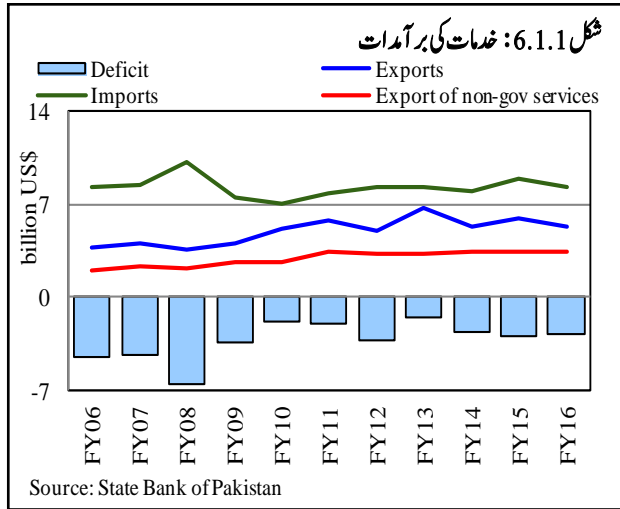
<sup>26</sup> تیل کی قیمتوں میں کمی تیل درآمد کرنے والے ملکوں کے لیے مفید ثابت ہوئی تاہم اس کی نے دنیا بھر کی جہازوں کمپنیوں کی مالی کارکردگی کو بری طرح متاثر کیا ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی شپنگ کمپنی کمپنی A.P. Moller-Maersk کا بعد از ٹیکس منافع جنوری تا جون 2016ء میں سال بھال 87 فیصد گر گیا (ماخذ: کمپنی کے مالی گوشوارے)۔

<sup>27</sup> خدمات کی تجارت عالمی ادارہ تجارت کے جرنل ایگریمنٹ آن ٹریڈ ان سروسز کے تابع ہے، جو 1995ء سے نافذ ہے۔

<sup>28</sup> 2005ء سے 2015ء تک خدمات کی عالمی برآمد 6.7 فیصد مرکب سالانہ شرح نمو درج کی گئی، اس کے مقابلے میں اسی مدت کے دوران ایشیائی برآمد میں مرکب سالانہ شرح نمو 4.7 فیصد رہی۔

<sup>29</sup> عالمی ادارہ تجارت کے مطابق مجموعی خدمات میں 50 فیصد سے زائد خدمات غیر ملکی منسلک ادارے فراہم کرتے ہیں۔

<sup>30</sup> صرف م 13ء اس سے مستثنیٰ ہے جس کا تعلق فوجی خدمات سے متعلق یکبارگی عامل سے تھا۔



سرکاری خدمات کے تحت آنے والی رقوم، بنیادی طور پر اتحادی سپورٹ فنڈ اور دیگر فوجی خدمات، ملک کی مجموعی خدمات کی برآمد میں ایک تہائی سے زائد کی حصہ دار ہیں۔ اس کے برعکس خدمات کے شعبے کی عالمی تجارت میں حکومتی خدمات کا حصہ بہت کم یعنی محض 2 سے 3 فیصد ہے۔ حکومتی خدمات کی غیر معاشی اور ایک بارگی نوعیت کی بنا پر اس کا بلند تناسب برآمدی وصولیوں کے طویل مدتی استحکام کے لیے اچھا ٹھکانہ نہیں ہے۔ اتفاقی طور پر اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت رقوم م س 16ء کے دوران تیزی سے کم ہو گئیں۔ چونکہ ان وصولیوں کا تعلق افغانستان میں بیرونی فوجیوں کی موجودگی سے ہے اس لیے مستقبل میں ان رقوم کی آمد غیر یقینی ہے۔ تاہم اتحادی سپورٹ فنڈ کے علاوہ حکومتی خدمات کی برآمد نے گزشتہ دو سال میں عمدہ نمود کھائی ہے۔ اگر یہ رجحان جاری رہے تو اتحادی سپورٹ فنڈ کے تحت ملنے والی زرمبادلہ کی وصولیوں میں مزید کمی کو سہارا مل سکتا ہے۔

خدمات کی مجموعی برآمد میں سے حکومتی خدمات کو منہا کرنے سے تجارتی خدمات کی برآمد باقی بچتی ہے جو م س 11ء سے کم و بیش 3.4 ارب ڈالر پر برقرار چلی آ رہی ہے (شکل 6.1.1)۔ م س 16ء میں یہ جی ڈی پی کا صرف 1.2 فیصد تھی جو کہ عالمی اوسط سطح یعنی عالمی جی ڈی پی کے 6.0 فیصد سے خاصی کم ہے۔ یہ برآمدات زیادہ تر ٹرانسپورٹ، آئی سی ٹی، سفر، اور کاروبار کے زمروں میں مرکوز ہے۔ گیارہ اہم زمروں میں سے ان چار کا مجموعی حصہ تجارتی خدمات کی مجموعی برآمد میں 90 فیصد سے زائد ہے۔<sup>31</sup> ان میں سے کاروباری خدمات کا حصہ تجارتی خدمات کی برآمد میں ایک چوتھائی ہے اور گزشتہ ایک عشرے کے دوران اس میں مستقل اضافہ ہوتا رہا ہے۔ یہ حصہ م س 16ء میں 962 ملین ڈالر تک پہنچ گیا جو کہ م س 06ء میں حاصل ہونے والی رقم کا 2.7 گنا ہے۔ اس اضافے کا پیشتر حصہ قانونی، اکاؤنٹنگ، انتظامی مشاورت، ٹیکنیکل، اور کاروباری خدمات کے دیگر زمروں سے آیا ہے۔ یہ بات حوصلہ افزا ہے کہ تجارت سے متعلق کاروباری خدمات میں معمولی کمی کا ازالہ دیگر خدمات میں معقول اضافے سے آسانی ہو گیا۔

آئی سی ٹی کی خدمات کی برآمد میں م س 13ء تک مسلسل اضافہ ہوا تاہم اس کے بعد سے یہ جامد ہے (شکل 6.1.2)۔ اس جود کا بڑا سبب ٹیلی مواصلات کی خدمات ہیں کیونکہ بیرونی نیٹ ورک آپریٹرز کی آمدنی (پاکستان کے باہر سے آنے والی کالز سے) کم ہو رہی ہے۔ اس کی کاسبب یہ ہے کہ اس کا نیٹ ورک، واہبر اور وائس ایپ جیسی پیغامات اور گفتگو کی انٹرنیٹ سے چلنے والی خدمات ملک میں بہت مقبول ہو گئی ہیں۔

تاہم اس کی کمی منفی اثرات کمپیوٹر خدمات کی بڑھتی ہوئی برآمدات سے کافی حد تک زائل ہو گئے سافٹ ویئر کے بارے میں مشاورتی خدمات اور کمپیوٹر سافٹ ویئر دونوں کی برآمدات م س 06ء سے متواتر بڑھ رہی ہیں۔ یہ ایک خوش آئند پیش رفت ہے تاہم برآمداتی حجم اب بھی بہت کم ہے۔ م س 16ء میں پاکستان نے 488 ملین ڈالر مالیت کی کمپیوٹر خدمات برآمد کیں جو کہ مجموعی خدمات کی برآمدات کا محض 9.1 فیصد بنتا ہے۔

آئی سی ٹی اور کاروباری خدمات کے برعکس ٹرانسپورٹ خدمات کی برآمد جو م س 11ء میں 1.6 ارب ڈالر کی بلند ترین سطح پر تھی، م س 16ء میں گر کر 1.1 ارب ڈالر رہ گئی (شکل 6.1.2)۔ گزشتہ چند برس کے دوران اس تیز رفتار کمی کا بنیادی سبب بھاری بار برداری کی شرحوں میں کمی، ملک کی برآمدات میں کمی، اور پاکستان کی مرکزی فضائی سروس کے کم ہوتے ہوئے آپریشنز ہیں۔<sup>32</sup> دراصل پاکستان انٹرنیشنل ایئر لائنز (پی آئی اے) کے بیڑے میں ماضی قریب میں کافی کمی آئی ہے (اگرچہ حال ہی میں کچھ بہتری آئی ہے)، جس کے باعث ایئر لائنوں کو اپنے بعض بین الاقوامی آپریشنز بند کرنے پڑے۔ اس کے علاوہ فضائی کرایوں میں کمی نے بھی فضائی ٹرانسپورٹ کے شعبے سے برآمدی آمدنی گھٹادی۔

مختصر یہ کہ پاکستان کی خدمات کی برآمدات کی موجودہ سطح ملک کی حقیقی استعداد کی عکاسی نہیں کرتی۔ خدمات کی برآمدات کو سہولت دینے کے لیے مشنر کے کوششوں کی ضرورت ہے جس میں یہ اقدامات کرنے ہوں گے: ضوابط کی فریم ورک مستحکم کرنا، خدمات کی تجارت کو سوجھ بوجھ کر آزاد کرنا، انسانی وسائل کی ترقی میں سرمایہ کاری (خصوصاً تعلیم اور خدمات کی تربیت میں)، خدمات والی صنعتوں کو قرضے تک رسائی بہتر بنانا، منجی شعبے کو ترغیب دینا کہ وہ خدمات کے لیے اشتراک اور انٹرپرائز نیٹ ورک تشکیل دے، مالی خدمات میں اسپیشلائزیشن کو فروغ دینا، اور اعداد و شمار کی دستیابی بہتر بنانا۔

<sup>31</sup> خدمات کی عالمی تجارت کا تین چوتھائی حصہ ان ہی زمروں کا ہے۔

<sup>32</sup> پاکستان انٹرنیشنل شپنگ کارپوریشن کو جہاز رانی کی سرگرمیوں سے آمدنی م س 16ء کی پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران 9.5 ارب روپے ہوئی جبکہ گزشتہ سال اسی مدت میں 11.3 ارب روپے رہی تھی۔



در حقیقت انسانی وسائل کی ترقی پر توجہ کو سب سے پہلے ترجیح ملتی چاہیے، کیونکہ اسی سے اشیاء سازی اور خدمات دونوں کے شعبوں کو بنیاد ملے گی۔ خدمات اور اجناس پیدا کرنے والے شعبوں (صنعت اور زراعت) کی ناقابل حل نوعیت کے پیش نظر خدمات کو محتاط طریقے سے آزاد روی کی اجازت دینے سے اجناس پیدا کرنے والے شعبوں کی استعداد میں اضافہ ہو گا اور ان کی برآمدات بڑھیں گی۔ اس تناظر میں یورپی یونین کی مدد سے 2007ء میں بننے والے ”خدمات کی برآمدات-پاکستان کے لیے قومی نقشہ راہ“ (Services Exports-National Roadmap for Pakistan) جو یورپی یونین کی مالی مدد سے چلنے والے Trade Related Technical Assistance پروگرام میں شامل تھا، دوبارہ تشکیل دینا چاہیے اور اس پر صحیح معنوں میں عملدرآمد کرنا چاہیے تاکہ خدمات کی تجارت کو فروغ دیا جائے۔

دریں اثنا، مسافروں کے لیے فضائی ٹرانسپورٹ خدمات کی برآمد (جو بنیادی طور پر ملکی فضائی کمپنیوں کی غیر ملکی پروازوں سے حاصل ہونے والی آمدنی ہے) میں کمی کا سلسلہ جاری ہے جو م س 16ء میں سال بسال 23.4 فیصد کم ہو گئی۔ تاہم حال ہی میں توقع پیدا ہوئی ہے کہ قومی ایئر لائن کی کارکردگی مستقبل میں بہتر ہو جائے: پی آئی اے نے 14 اگست 2016ء کو پی آئی اے پر میسر کا آغاز کیا جو ایک لگژری ایئر لائن ہے اور جس کا دعویٰ ہے کہ اپنے صارفین کو اعلیٰ معیار کی خدمات دے گی۔ اس غرض سے پی آئی اے پر میسر کے لیے سری لنکن ایئر لائن سے چار نسبتاً نئے طیارے ویٹ لیز (wet lease) پر لیے گئے ہیں۔ فی الحال لندن کے لیے چھ پروازیں یعنی لاہور اور اسلام آباد سے تین تین پروازیں چلائی جا رہی ہیں۔

## بنیادی آمدنی

م س 16ء میں بنیادی آمدنی کا خسارہ سال بسال 16.3 فیصد بڑھ گیا جس کی اہم وجہ بیرونی سرمایہ کاری پر منافع اور منافع منقسمہ کی پہلے سے زیادہ واپسی، اور بلند تر سودی ادائیگیاں تھیں۔<sup>33</sup> موجودہ بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (ماسوائے تیل اور معدنیات سے آمدنی) پر منافع اور منافع منقسمہ کی واپسی م س 16ء میں 14.8 فیصد بڑھ کر

جدول 6.4: بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر منافع اور منافع منقسمہ کی شعبہ دار واپسی ملین ڈالر			
م س 16ء	م س 15ء	م س 14ء	
3,807	3,327	2,932	مجموعی واپسی
			جس میں سے
1,546	1,734	1,711	تیل اور معدنیات کی رقوم
1,510	1,315	1,000	منافع اور منافع منقسمہ
103.5	79	53.6	تیل اور گیس
364.2	336.7	273.6	مالی کاروبار
174.5	254	38.9	ٹیلی مواصلات
158	100.3	129.3	بجلی
129	111.9	92.4	خوراک
35.6	34.1	36.7	دوا سازی
545.2	399	375.5	دیگر

ماخذ: اسٹیٹ بینک

1.5 ارب ڈالر تک جا پہنچی جو کارپوریٹ شعبے کی مستحکم نفع یابی کی عکاس ہے (جدول 6.4)، اگر تیل اور معدنیات سے ہونے والی آمدنی شامل کر لی جائے تو مجموعی واپسی 3.8 ارب ڈالر تک جا پہنچے گی۔ مذکورہ اضافہ وسیع البنیاد تھا، دوران سال 36 میں سے 26 شعبوں سے ان رقوم کی واپسی بڑھ گئی۔ واپسی کی رقوم میں بیشتر (95.5 فیصد) اضافہ مالی کاروبار، بجلی، ٹرانسپورٹ اور کیمیکل کے شعبوں سے ہوا۔ گاڑیوں کے شعبے کی طرف سے ان رقوم کی واپسی م س 16ء میں دگنی سے زیادہ ہو گئی۔

دوسری جانب، ٹیلی مواصلات اور پیٹر و کیمیکل کے شعبوں سے منافع کی واپسی میں خاصی کمی واقع ہوئی۔ یہ بات قابل فہم بھی ہے، کیونکہ ٹیلی مواصلات کی صنعت م س 15ء کی دوسری ششماہی سے دباؤ میں ہے اور اس کی دواہم وجوہ ہیں۔<sup>34</sup> پہلی بات یہ کہ گزشتہ چند برسوں میں انٹرنیٹ کے ذریعے بات چیت اور پیغامات کے تبادلے کا سلسلہ بہت زور پکڑ چکا ہے جس کے اثر سے ان

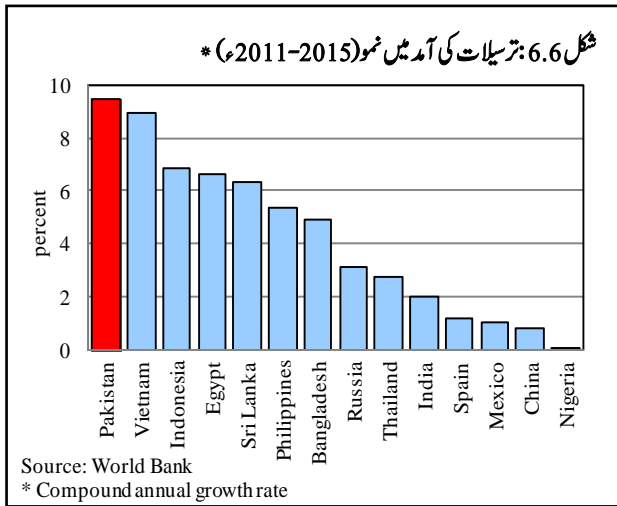
<sup>33</sup> اگرچہ بحیثیت مجموعی یہ واجبی سی ہے تاہم قلیل مدتی قرضوں پر سودی ادائیگیاں سال کے دوران تین گنا سے زائد بڑھ کر 68 ملین ڈالر تک جا پہنچیں جبکہ م س 15ء میں یہ 22 ملین ڈالر رہی تھیں۔

<sup>34</sup> ٹیلی مواصلات کے شعبے کی آمدنی م س 14ء میں 463.5 ارب روپے کی بلند ترین سطح پر پہنچنے کے بعد م س 15ء میں گر کر 449.6 ارب روپے رہ گئی، اور (تازہ ترین دستیاب ڈیٹا کے مطابق) جولائی تا مارچ م س 16ء کے دوران مزید گر کر 333.2 ارب روپے ہو گئی۔ ماخذ: پاکستان کا اقتصادی سروے 2015-16ء۔

خدمات سے ہونے والی موبائل فون کمپنیوں کی آمدنی گر چکی ہے۔ دوسرے، سیم کی بائیو میٹرک تصدیق کی سرکاری مہم کے نتیجے میں 26.1 ملین فعال سیمیں منقطع کی جا چکی ہیں۔ اس اقدام سے ٹیلی مواصلات فرموں کی آمدنی پر زبرد پڑنے کے علاوہ موبائل فون کی گنجائیت بھی عارضی طور پر کم ہو گئی۔<sup>35</sup> تاہم ڈیٹا سے سیلوں فرموں کی آمدنی میں زبردست نمو کے سبب، بات چیت اور پیغامات کے تبادلے کی خدمات میں کمی سے ہونے والی آمدنی میں کمی کی جزوی تلافی ہو گئی۔

جیسا کہ پہلے ذکر آیا، نو سرمایہ کاری آمدنی نسبتاً بلند رہی (جس کا زرمبادلہ کی پوزیشن پر خالص اثر صفر ہوتا ہے کیونکہ توازن کو برابر کرنے والی رقوم مالی کھاتے میں درج کی جاتی ہیں) اور وہ بھی بنیادی آمدنی کا خسارہ بڑھنے کی ذمہ دار ہے۔ بالخصوص بیرونی فرموں کی نو سرمایہ کاری آمدنی م س 16ء کے دوران تقریباً تین گنا بڑھ کر 744 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔

### کارکنوں کی ترسیلات



بیرون ملک سے آنے والی ترسیلات کے لیے گزشتہ دو سال کے دوران ہونے والی بیرونی تبدیلیاں بڑی حد تک ناسازگار رہی ہیں۔ ان میں اہم یہ ہیں: (i) تیل کے پست نرخوں کے دور میں خلیجی حکومتوں کی مالیاتی صورتحال کا بدتر ہو جانا،<sup>36</sup> اور (ii) ترقی یافتہ ملکوں میں اقتصادی نمو کا سست رہنا (جس کی بنا پر گرانی کم اور معاوضے جامد ہیں،<sup>37</sup> اور اس کے ساتھ ساتھ رقوم کی بین الاقوامی منتقلی سے متعلق ضوابط میں سختی۔

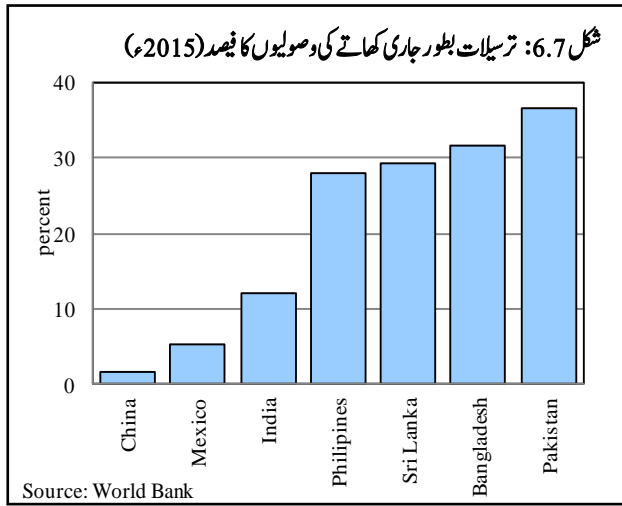
ہمت آزمائین الاقوامی حالات میں پاکستان کو آنے والی ترسیلات نے م س 16ء کا اپنا ہدف پورا کر لیا اور تقریباً 20 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ اس کے علاوہ پاکستان بدستور ان ملکوں میں شامل رہا جن میں م س 15ء کے دوران ترسیلات میں سال بسال اضافہ ہوا۔<sup>38</sup> یہ امر حیران کن نہیں ہونا چاہیے کیونکہ گزشتہ پانچ سال کے دوران پاکستان میں ترسیلات کی نمو غیر معمولی طور پر مستحکم رہی ہے (شکل 6.6)۔ چنانچہ ان رقوم پر ملک کا انحصار ان پانچ برسوں کے دوران بتدریج بڑھ چکا ہے، اور علاقائی اور ترقی پذیر ملکوں میں نسبتاً بلند ہے (شکل 6.7)۔

<sup>35</sup> موبائل فون کی گنجائیت آخر جون 2014ء تک 79.9 فیصد تک پہنچ چکی تھی تاہم آخر جون 2016ء تک یہ گزر کر 70.9 فیصد ہو گئی (ماخذ: پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن اتھارٹی)۔

<sup>36</sup> خلیج تعاون کونسل کے خطے کا مالیاتی توازن 2013ء میں جی ڈی پی کی 10.2 فیصد فاضل رقم سے کم ہو کر 2015ء میں 9.9 فیصد خسارے تک چلا گیا (ماخذ: آئی ایم ایف کا علاقائی اقتصادی منظر نامہ: مشرق وسطیٰ اور وسطی ایشیا)۔

<sup>37</sup> مثال کے طور پر امریکہ میں جولائی 2011ء اور جون 2016ء کے درمیان ہفتہ وار اوسط نجی آمدنی صرف 2.1 فیصد مرکب سالانہ شرح نمو سے بڑھی (ماخذ: محنت کی شماریات کا امریکی دفتر)۔

<sup>38</sup> ترسیلات زرو وصول کرنے والے بعض بڑے ملکوں مثلاً فرانس، جرمنی، بھارت اور روس میں بھی 2015ء کے دوران ترسیلات کی آمد میں سال بسال کمی ہوئی۔



جن ملکوں سے پاکستان کو بھاری ترسیلات ملتی ہیں وہاں کا جائزہ لینے سے پتہ چلتا ہے کہ تیل کے نرخوں میں تیزی سے کمی نے خلیج تعاون کو نسل کی ریاستوں کو مالیاتی یکجائی پر مجبور کر دیا ہے۔ ان میں سے بہت سے ملکوں نے اپنے زر مبادلہ کے بھاری ذخائر کو استعمال کرنا شروع کر دیا جبکہ بعض زر اعانت میں کمی لائے اور مجموعی اخراجات میں کمی کی، بعض ممالک نے سرمائے کی بین الاقوامی منڈیوں سے رجوع کیا اور انہوں نے ریاستی بانڈ جاری کیے۔ اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے اپنے اخراجات پر روک لگائی ہے، اور اس کا زیادہ اثر انفراسٹرکچر کے اخراجات پر پڑا ہے۔ مثال کے طور پر 2016ء میں سعودی عرب نے انفراسٹرکچر اور ذرائع نقل و حمل کے لیے مختص رقوم سال بسال

62.1 فیصد کم کر دی ہیں (جو 63 ارب سعودی ریال سے گھٹ کر 23.9 ارب سعودی ریال رہ گئی ہیں)، جبکہ مجموعی اخراجات میں 13.8 فیصد کمی کی گئی ہے۔<sup>39</sup>

جدول 6.5: کارکنوں کی ترسیلات ملحوظ

سال بسال (فیصد)	مالیت ملین ڈالر میں	م س 14ء	م س 15ء	م س 16ء	م س 17ء
امریکہ	2,468	2,703	2,525	9.5	-6.6
برطانیہ	2,180	2,376	2,580	9.0	8.6
خلیج تعاون کونسل	9,699	12,035	12,756	24.1	6.0
سعودی عرب	4,729	5,630	5,968	19.1	6.0
متحدہ عرب امارات	3,110	4,232	4,365	36.1	3.2
ایو بی	1,513	1,751	1,418	15.7	-19.0
دہلی	1,550	2,412	2,878	55.6	19.3
دیگر خلیج تعاون کونسل	1,860	2,173	2,423	16.8	11.5
یورپی یونین	432	364	418	-15.7	14.8
مجموعہ	15,838	18,720	19,917	18.2	6.4

ماخذ: اسٹیٹ بینک

سعودی عرب سے رقوم کی آمد میں سست روی پاکستان کے نقطہ نظر سے یقیناً پریشان کن ہے۔ پہلے خاصے منقولی شواہد سامنے آئے تھے کہ سعودی عرب میں پاکستانی کارکنوں کو معاوضے تاخیر سے مل رہے ہیں اور ویزا سے متعلق مسائل پیش آرہے ہیں، تاہم حال میں باقاعدہ تصدیق ہوئی ہے کہ دو سعودی کمپنیوں میں ملازم ہزاروں کارکن وہاں پھنسے ہوئے ہیں۔<sup>40</sup> اگرچہ متاثرہ کارکنوں کی تعداد وہاں بسنے والے پاکستانیوں کی مجموعی تعداد سے بظاہر کم معلوم ہوتی ہے<sup>41</sup> تاہم سعودی عرب سے ترسیلات میں جس حد تک کمی واقع ہوئی ہے اس سے اشارہ ملتا ہے کہ وہاں اور بھی پاکستانی کارکن ایسے ہوں گے جن کو اسی طرح کی مشکلات ہوں گی۔

اسی طرح کی کمی متحدہ عرب امارات سے آنے والی ترسیلات میں دیکھی گئی اور تقریباً تمام کی ایو بی سے آنے والی ترسیلات میں ہوئی (جدول 6.5)۔<sup>42</sup> درحقیقت خلیج تعاون کونسل کے پورے علاقے میں ایو بی ان دولیات میں سے ایک ہے جہاں م س 16ء میں ترسیلات سال بسال بنیاد پر کم ہوئی ہیں (دوسری ایسی ملات شارجہ ہے)۔<sup>43</sup>

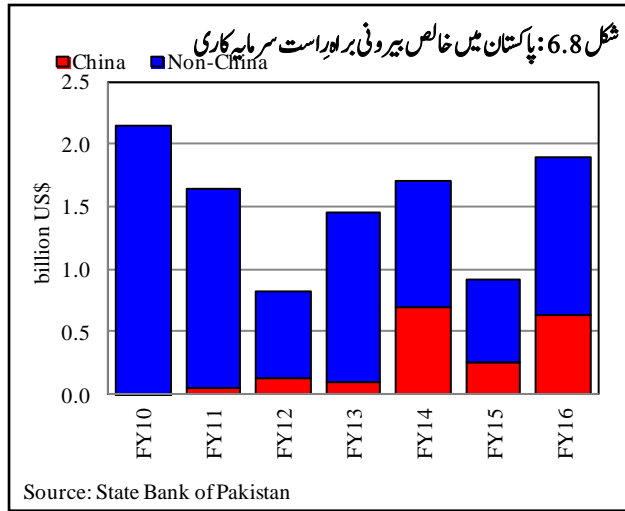
<sup>39</sup> ماخذ: وزارت خزانہ، سعودی عرب۔

<sup>40</sup> وزیر اعظم نواز شریف نے 4 اگست 2016ء کو 500 ملین روپے مالیت کے ایک امدادی پیکیج کی منظوری دی جس سے دو سعودی کمپنیوں کے پاکستانی ملازمین جو سعودی عرب میں پھنسے ہوئے ہیں، کے گھرانوں کو فائدہ ہو گا۔ ہر گھرانے کو 50 ہزار روپے دیے جائیں گے۔ سعودی عرب کے لیبر کیپیوں میں پھنسے پاکستانی ملازمین کو خوراک اور طبی سامان کی فراہمی کے لیے بھی حکومت کو شاک ہے۔

<sup>41</sup> دسمبر 2013ء کے اختتام تک صورت حال یہ تھی کہ سمندر پار موجود تمام پاکستانیوں (1.9 ملین تعداد) کا ایک چوتھائی سعودی عرب میں مقیم ہے۔ ماخذ: وزارت سمندر پار پاکستانی، اور انسانی وسائل کی ترقی کی سالانہ رپورٹ 2013-14ء۔

<sup>42</sup> م س 16ء میں عرب امارات سے ترسیلات کی نمونہ ہو کر 3.2 فیصد رہ گئی جو م س 15ء میں 36.1 فیصد تھی۔

<sup>43</sup> م س 16ء میں شارجہ سے ترسیلات سال بسال 1.7 فیصد گر گئیں جبکہ م س 15ء میں یہ 48.5 فیصد بڑھی تھیں۔

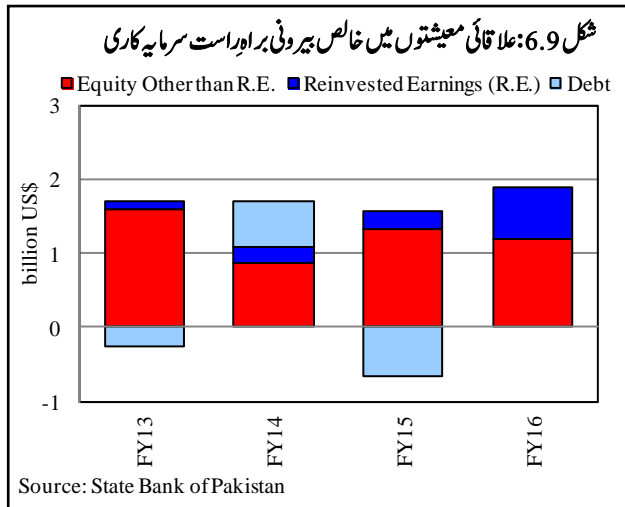


اس سے واضح ہوتا ہے کہ ابوظہبی کی مجموعی آمدنی میں تیل کا حصہ نسبتاً زیادہ ہے۔<sup>44</sup> سعودی عرب کی طرح ابوظہبی بھی اپنے زر مبادلہ ذخائر کو سہارا دینے کے لیے بین الاقوامی قرض گاروں<sup>45</sup> کی طرف جانے پر مجبور ہوا ہے اور اپنے مجموعی اخراجات میں کٹوتی کی ہے۔ اس کے برعکس دبئی سے ترسیلات مستحکم رہیں، م س 16ء میں سال بسال 19.3 فیصد اضافہ ہوا۔ دبئی چونکہ تیل پر نسبتاً کم انحصار کرتا ہے اس لیے تیل کی کساد بازاری سے بڑی حد تک محفوظ رہا ہے۔

#### 6.4 مالی کھاتہ

نجی رقوم کی آمد میں معقول اضافہ ہونے کے باوجود مالی کھاتوں میں سرگرمی پر سرکاری شعبے کے قرضوں کی رقوم حاوی رہیں۔ پروجیکٹ اور پروگرام قرضوں کی پہلے سے زائد تقسیم، آئی ایم ایف سے قرض گیری، یورو بانڈ کے اجراء اور کمرشل قرض گیر یوں کی بنا پر یہ رقوم م س 16ء میں 5.9 ارب ڈالر تک جا پہنچیں جو کہ م س 15ء میں لیے گئے قرضے کی رقم کا دگنا ہے۔<sup>46</sup> مجموعی طور پر مالی کھاتے میں زائد رقوم جاری کھاتے کا خسارہ پورا کرنے کے لیے اور زر مبادلہ کے ملکی ذخائر کو بلند نمو پر رکھنے کے لیے ضرورت سے زائد تھیں۔

#### بیرونی براہ راست سرمایہ کاری



ہے جبکہ م س 16ء میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں چین کا حصہ 32.9 فیصد رہا (شکل 6.8)۔ اس کے علاوہ بعض دوسرے ملکوں سے خالص سرمایہ کاری بلند رہنے کے نتیجے میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری میں گزشتہ سال سے 978.3 ملین ڈالر کا عمدہ اضافہ دیکھا گیا، جس کے بعد م س 16ء میں مجموعی سطح 1.9 ارب ڈالر تک جا پہنچی۔ اس سے قطع نظر خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری اب بھی بہت پست ہے، اور جی ڈی پی کے ایک فیصد سے بھی کم ہے۔ نیز، خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کا 39.1 فیصد حصہ بچت کردہ آمدنی سے آیا ہے جو کہ م س 16ء میں بڑھ کر 744 ملین ڈالر ہو گئی، اور یہ گزشتہ سال کی نسبت تین گنا ہے (شکل 6.9)۔

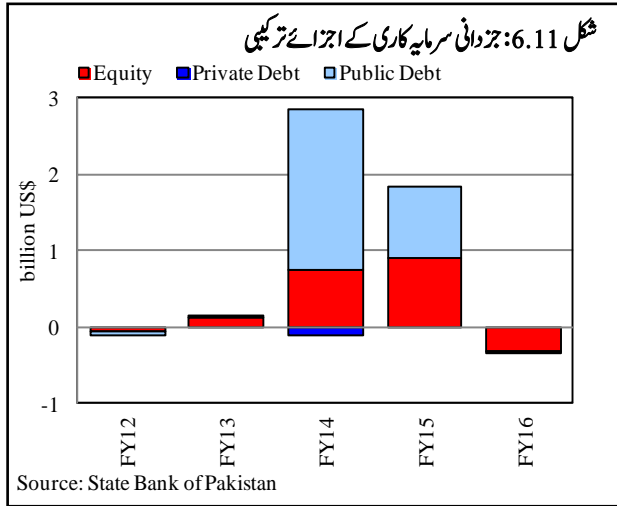
<sup>44</sup> 2013ء کی ابوظہبی حکومت کی مجموعی آمدنی میں تیل کا حصہ 93 فیصد تھا (ماخذ: ابوظہبی اقتصادی رپورٹ 2014ء، شعبہ اقتصادی ترقی)۔ اس کے برعکس پوری متحدہ عرب امارات کی مجموعی سرکاری آمدنی میں تیل کا حصہ نسبتاً کم یعنی 78.6 فیصد رہا (ماخذ: آئی ایم ایف اسٹاف رپورٹ کنٹری رپورٹ نمبر 14/187)۔

<sup>45</sup> ابوظہبی نے مئی 2016ء میں 10 سالہ ریاستی بانڈز جاری کر کے 5 ارب ڈالر اکٹھا کیے جس کا مقصد 2016ء کے بجٹ کے متوقع خسارے 10.1 ارب ڈالر کو جزوی طور پر پورا کرنا تھا۔

<sup>46</sup> قرضے پر تفصیلی بحث کے لیے دیکھیے باب 5۔



جولائی 2015ء میں سنبھال لیے۔



تیل اور گیس کے شعبے کے برعکس بجلی کے شعبے میں خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری م س 16ء میں بڑھ کر 751.3 ملین ڈالر تک جا پہنچی جو کہ م س 15ء میں ملنے والی خالص رقوم کا 3.4 گنا ہے (جدول 6.6)۔ پاکستان کے کونسل سے بجلی بنانے والے کارخانوں میں سب سے بھاری سرمایہ کاری کرنے والا ملک چین ہے۔ دوسرے شعبوں میں سے ٹیلی مواصلات وہ شعبہ ہے جس میں م س 16ء کے دوران خالص سرمایہ کاری میں مستحکم بحالی ہوئی، تاہم اس کی اہم وجہ ایک کثیر القومی ادارے میں پیرنٹ کمپنی کی طرف سے (جون 2016ء میں) رقوم کی یکبارگی آمد تھی جس کا مقصد اسے نیکیسٹ جزیشن موبائل سروسز کا لائسنس دلوانا۔<sup>48</sup>

خلاصہ یہ کہ م س 16ء کے دوران خالص بیرونی براہ راست سرمایہ کاری پر بین الاقوامی تبدیلیاں اور ملکی عوامل دونوں اثر انداز ہوئے۔ جہاں تک بین الاقوامی تناظر کا تعلق ہے تو مستقبل قریب میں نمایاں بہتری آنے کا کم امکان ہے، تاہم ملکی سطح پر مثبت پیش رفت صورت حال کو خاصا تبدیل کر سکتی ہے۔ توقع ہے کہ چین ہی پاکستان میں سب سے بڑا سرمایہ کار ملک رہے گا، اور سی پیک منصوبوں کے تحت آنے والی رقوم سے بجلی کا شعبہ سب سے زیادہ فیضیاب ہو گا۔ مشروبات اور آٹو کے شعبے بھی خاصی مقدار میں نئی سرمایہ کاری حاصل کر سکتے ہیں کیونکہ ان کی ملکی طلب مضبوط ہے۔<sup>49</sup> اس کے علاوہ پاکستان اسٹیل ملز، پی آئی اے اور کوٹ اڈو پاور کمپنی لمیٹڈ (کیپکو) سے زیر منصوبہ اخراج سرمایہ کے سبب بیرونی براہ راست سرمایہ کاری آئے گی۔

### جزدانی سرمایہ کاری

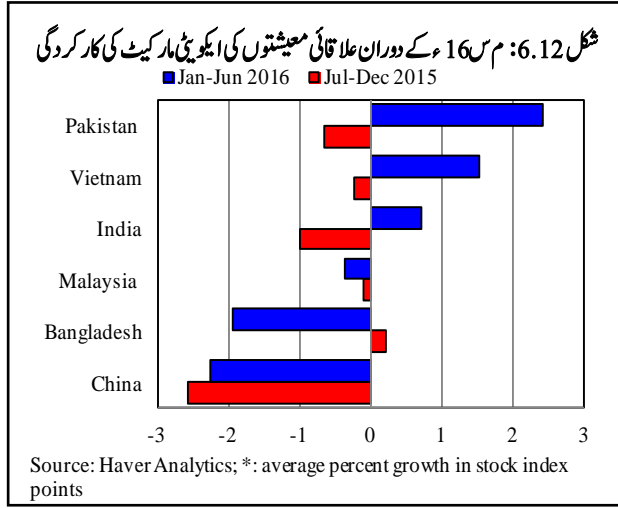
پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے برعکس جزدانی سرمایہ کاری پر سرکاری شعبے کی رقوم حاوی ہیں۔ م س 16ء کے دوران سرکاری شعبے کی سرمایہ کاری میں گزشتہ دو سال کی نسبت نمایاں کمی آئی (شکل 6.11)۔<sup>50</sup> ستمبر 2015ء میں یورو بانڈ کے اجرا سے جو رقوم حاصل ہوئی تھیں وہ مارچ 2016ء میں تقریباً مساوی رقم کی ایک اور یورو بانڈ کی ادائیگی کے نتیجے میں زائل ہو گئیں۔

ایکویٹی رقوم بھی م س 16ء کے دوران منفی ہو گئیں۔ یہ بنیادی طور پر عالمی سطح پر تبدیلیوں کا اثر تھا کیونکہ متعدد عوامل کی بنا پر پوری دنیا میں ایکویٹی منڈیوں میں اتار چڑھاؤ کے دورانیے آئے: (i) اگست 2015ء میں چینی یو آن کی قدر میں کمی، (ii) دسمبر 2015ء میں فیڈرل فنڈز کی شرح میں اضافہ، (iii) جنوری 2016ء میں چین کی اسٹاک مارکیٹ کا بحران، (iv) جنوری 2016ء کے وسط میں تیل کے نرخوں کا 27 ڈالر فی بیرل سے نیچے گر جانا، اور (v) برطانیہ کا جون 2016ء میں یورپی یونین سے نکلنے کا ووٹ دینا۔

<sup>48</sup> م س 15ء میں ٹیلی مواصلات سے رقوم کے بیشتر اخلا سبب یہ تھا کہ چائنا موبائل نے اپنے مقامی ذیلی ادارے (زونگ) کو تھری جی اور فور جی لائسنس حاصل کرنے کے لیے مئی 2014ء میں جو 'قرض' دیا تھا وہ ایکویٹی میں تبدیل کر دیا گیا۔ قرضہ واپس کرنے (رقم کا اخراج) کے لیے اسے برابر کی ایکویٹی (رقم کی آمد) میں تبدیل کیا گیا۔

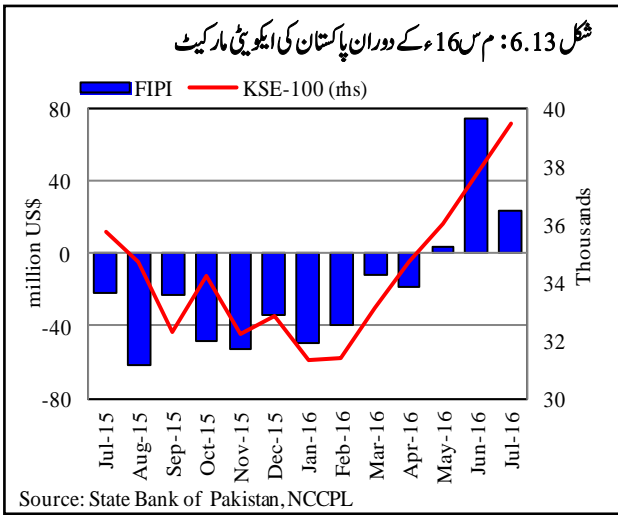
<sup>49</sup> کوکا کولا (پاکستان) میں صف اول کی امریکی سرمایہ کار کمپنی) یہاں مزید 350 ملین ڈالر سرمایہ کاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے (ماخذ: وزارت خزانہ، پریس ریلیز نمبر 1334، 8 اکتوبر 2015ء)۔

<sup>50</sup> م س 16ء کے دوران اسٹیٹس کنورٹبل روپی اکاؤنٹ (ایس سی آر اے) میں آنے والی مجموعی رقم کا تقریباً 98 فیصد بطور ایکویٹی موصول ہوا، جبکہ ٹی بی ایل اور پی آئی بی میں ناقابل ذکر رقم ڈالی گئی۔



پاکستان کی ایکویٹی منڈی جس کا اوسط منافع م س 16 کے دوران 0.9 فیصد رہا، اس خطے میں سب سے کم متاثر ہونے والی منڈیوں میں سے ہے (شکل 6.12)۔ پہلی تین سہ ماہیوں کے دوران نمایاں اتار چڑھاؤ کا مظاہرہ کرنے کے بعد ملکی اسٹاک مارکیٹ فروری 2016ء میں تیل کی عالمی قیمتوں کے دوبارہ چڑھنے کے بعد سے اضافے کی طرف مائل ہے۔

جب مارگن اسٹینٹ کیپٹل انٹرنیشنل (ایم ایس سی آئی) نے جون 2016ء کے وسط میں پاکستانی اسٹاک مارکیٹ کو ابھرتی ہوئی مارکیٹوں کے اشاریے میں دوبارہ شامل کرنے کا فیصلہ کیا تو مارکیٹ کو مزید تحریک ملا جس کے باعث بیرونی سرمایہ کاروں کو پاکستانی ایکویٹیز کی طرف رغبت ہوئی جبکہ عالمی مارکیٹ کی صورت حال متغیر تھی (شکل 6.13)۔<sup>51</sup>



اگرچہ غیر یقینی صورت حال اب بھی برقرار ہے تاہم اہم اظہاریوں میں بہتری اور ایم ایس سی آئی اپ گریڈ ہونے کے سبب توقع ہے کہ پاکستان بیرونی سرمایہ کاروں کی توجہ اپنی طرف مبذول رکھے گا۔

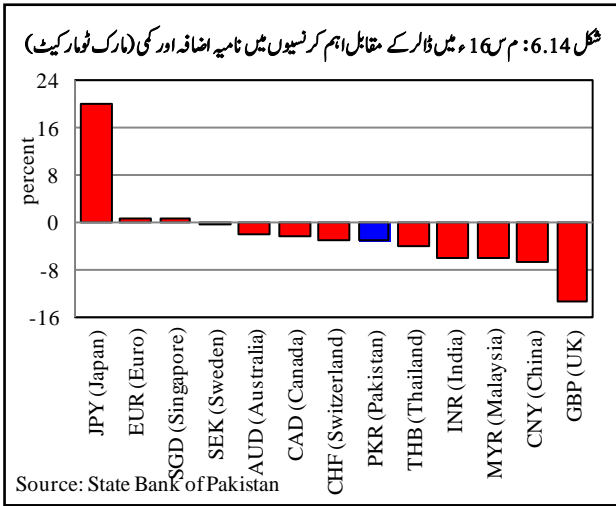
## 6.5 شرح مبادلہ اور ذخائر

کرنسی کی بین الاقوامی منڈی میں بڑے اتار چڑھاؤ کے باوجود پاکستان کا بازار مبادلہ مالی سال 16ء میں بڑی حد تک مستحکم رہا۔ درحقیقت اجناس برآمد کرنے والے ملکوں خصوصاً برازیل اور روس کی کرنسیاں پہلی سہ ماہی کے دوران دباؤ میں آگئیں جس کی وجہ بنیادی اجناس کے نرخوں میں مسلسل کمی تھی۔ چین نے بھی گرتی ہوئی برآمدات اور سست پڑتی ہوئی اقتصادی سرگرمیوں کے تناظر میں اپنی شرح میں ردوبدل کیا۔ چنانچہ دوسری علاقائی کرنسیوں، بشمول بھارت، سری لنکا، اور پاکستان کی کرنسیوں، کی قدر میں اگست 2015ء میں کمی کی راہ ہموار ہو گئی۔

دوسری سہ ماہی زیادہ پر شور رہی، جیسے کہ فیڈرل فنڈز کی شرح میں دسمبر 2015ء میں اضافہ ہونے سے پہلے کے دنوں میں امریکی ڈالر کی قدر اہم کرنسیوں (جیسے یورو اور پاؤنڈ اسٹرلنگ) کے مقابلے میں بڑھ گئی۔ اسی دورانیے میں یورپی یونین اور جاپان منفی شرح سود پر عملدرآمد کرنے کا سوچ رہے تھے۔ ترقی یافتہ ملکوں میں زری پالیسیوں میں اتنے بڑے اختلاف نے بھی کرنسی کی مارکیٹ پر دباؤ ڈالے رکھا۔

<sup>51</sup> غیر ملکی سرمایہ کاروں کی جانب سے خالص خریداری جون 2016ء میں بڑھ کر 74 ملین ڈالر ہو گئی (ماخذ: بینٹل کلیئرنگ کمپنی آف پاکستان لمیٹڈ)۔



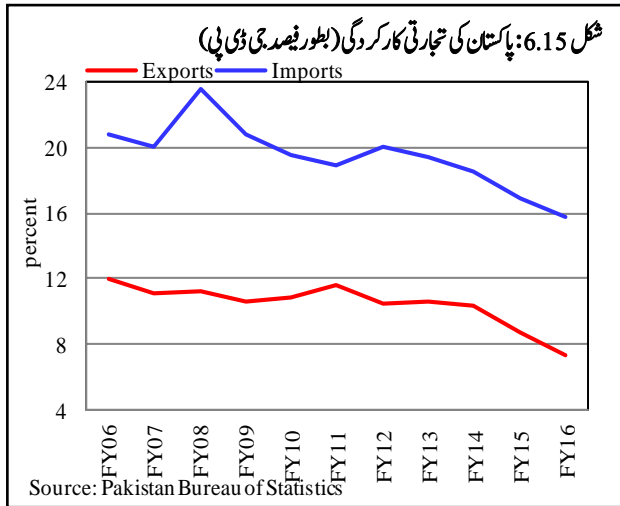


م 16ء کی دوسری ششماہی بھی ہمت آزماتی تھی۔ ڈالر کے مقابلے میں دو اہم کرنسیوں نے انتہاؤں کے اتار چڑھاؤ کی عکاسی کی: جاپانی ین کی قدر 14.6 فیصد بڑھ گئی (جب تیل کی گرتی ہوئی قیمتوں اور عالمی ایکویٹی جس نے سرمایہ کاروں کو جاپانی ین جیسی محفوظ منزلوں کی طرف دھکیلا، کی بنا پر فروری 2016ء میں امریکی ڈالر تیزی سے گرا)، اور جون 2016ء میں بریگزٹ ووٹ کے بعد برطانوی پاؤنڈ کی قدر 7.7 فیصد گری۔ اس سے جاپانی ین کی قدر مزید بڑھ گئی (شکل 6.14)۔

اتار چڑھاؤ کے اس ماحول میں پاکستانی روپیہ بڑی حد تک مستحکم رہا تاہم م 16ء کے ابتدائی مہینوں میں اس کی قدر معمولی سی کم ہو چکی تھی۔<sup>52</sup> یہ استحکام توازن ادائیگی کی اطمینان بخش صورت حال کے باعث آیا۔ دراصل بیرونی شعبے

میں نومبر 2015ء سے بہتری آنا شروع ہو گئی تھی جب تیل کے نرخوں میں تیزی سے کمی نے درآمدی بل محدود کر دیا تھا۔ درحقیقت فروری اور مارچ 2016ء میں جاری کھاتے میں فاضل رقم رہی۔ زرمبادلہ میں ہونے والی بچت کو بین الاقوامی مالی اداروں کی ملنے والی رقم سے بڑھاوا ملا۔ چنانچہ پاکستان کے زرمبادلہ ذخائر سال کے دوران 4.4 ارب ڈالر بڑھ کر آخر جون 2016ء تک بلند ترین سطح 23.1 ارب ڈالر تک جا پہنچے۔

#### 6.4 تجارتی کھاتہ (کسٹمز ریکارڈ)<sup>53</sup>

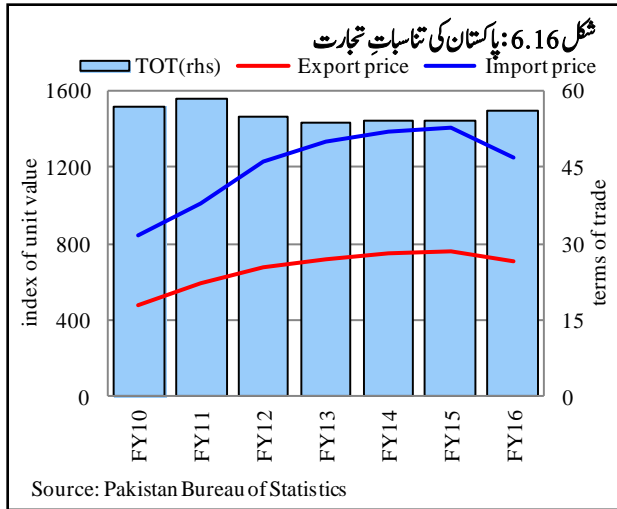


تجارت کی سازگار صورت حال کے باوجود پاکستان کا تجارتی خسارہ م 16ء میں 7.9 فیصد بڑھ کر 23.9 ارب ڈالر تک جا پہنچا۔ جی ڈی پی کے لحاظ سے یہ 8.4 فیصد ہو گیا۔ یہ ساری کی ساری خرابی برآمدات میں تیزی سے ہونے والی کمی کے باعث ہوئی کیونکہ دوران سال درآمدات معمولی سی کم ہوئیں (شکل 6.15)۔ برآمدات میں دوہندسی فیصدی درجے کی آئی جس سے وہ 20.8 ارب ڈالر تک ہو گئیں۔ یہ مسلسل چھٹا سال ہے کہ برآمدات کا ہدف حاصل نہ ہو سکا۔ اسی طرح درآمدات بھی اپنا ہدف پورا نہ کر سکیں، علاوہ ازیں درآمدات میں معمولی سی کمی تجارتی خسارے کو محدود رکھنے کے لیے ناکافی ہے۔<sup>54</sup> اہداف سے اس طرح مسلسل انحراف پالیسی سازی کے عمل کے لیے تباہ کن ہے کیونکہ اقتصادی صورت حال کے بارے میں غیر یقینی بڑھ جاتی ہے۔

<sup>52</sup> پاکستانی روپیہ جولائی سے نومبر 2015ء کے دوران امریکی ڈالر کے مقابل 3.7 فیصد گر گیا۔

<sup>53</sup> یہ نیکشن پاکستان دفتر شماریات کی جانب سے دیے گئے کسٹمز اعداد و شمار کی بنیاد پر تیار کیا گیا ہے۔ اس نیکشن میں درج معلومات ادائیگی کے ریکارڈ کے اس ڈیٹا سے مطابقت نہیں رکھتی جو نیکشن 6.1 میں دی گئی ہے۔ اعداد و شمار کی ان دو ڈیٹا سیریز کے مابین فرق کو سمجھنے کے لیے براہ کرم ضمیمہ اعداد و شمار کی توضیح ملاحظہ فرمائیے۔

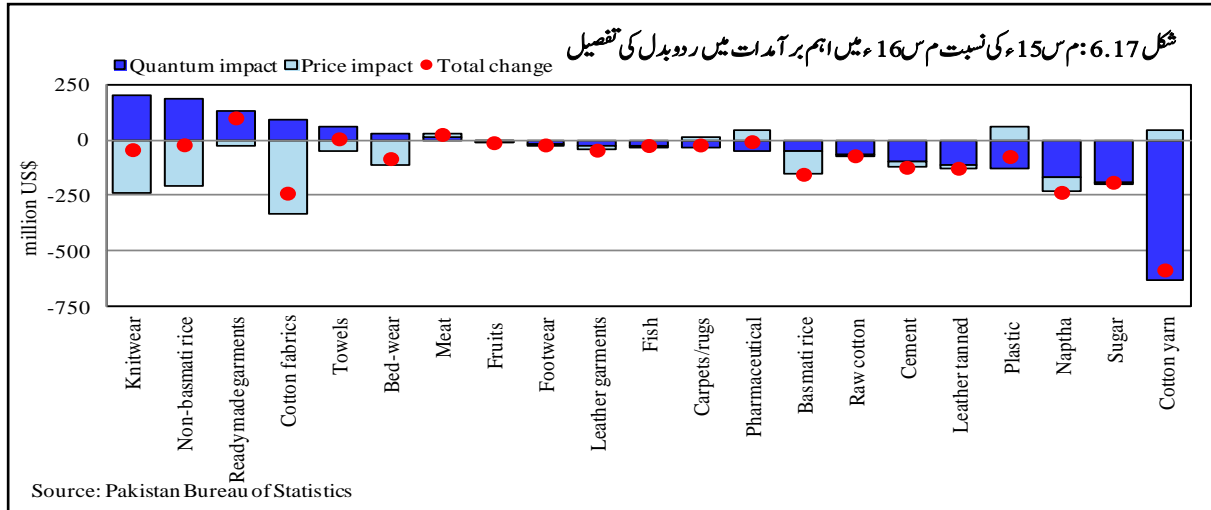
<sup>54</sup> برآمدات 25.5 ارب ڈالر کا سالانہ ہدف پورا نہیں کر سکیں، جبکہ درآمدات سالانہ ہدف 43.3 ارب ڈالر سے آگے نکل گئیں۔ درحقیقت م 10ء سے یہ ہوتا آ رہا ہے کہ پاکستان کی درآمدات اپنے ہدف سے آگے نکل جاتی ہیں۔



م س 16ء کے دوران تجارتی کارکردگی نسبتاً اطمینان بخش معلوم ہوتی ہے، اجناس کی بین الاقوامی قیمتوں میں کمی پاکستان کے لیے مثبت نتائج لائی۔ برآمدات کی اکائی قیمتوں کے مقابلے میں درآمدات کی اکائی قیمتوں میں تیزی سے کمی کا نتیجہ یہ نکلا کہ م س 16ء کے دوران پاکستان کے تناسبات تجارت میں 3.7 فیصد بہتری آئی (شکل 6.16)۔ تاہم برآمدی حجم میں مسلسل دوسرے سال کمی، اور درآمدی حجم میں اضافہ پست درآمدی قیمتوں کے فوائد کو زائل کر دیتا ہے۔ اس کے علاوہ پیٹرولیم کی درآمد سے 3.2 ارب ڈالر کی جو بچت ہوئی تھی وہ غیر تیل درآمدات میں 3.0 ارب ڈالر اضافے نے بڑی حد تک زائل کر دی۔

#### اشیا کی برآمد

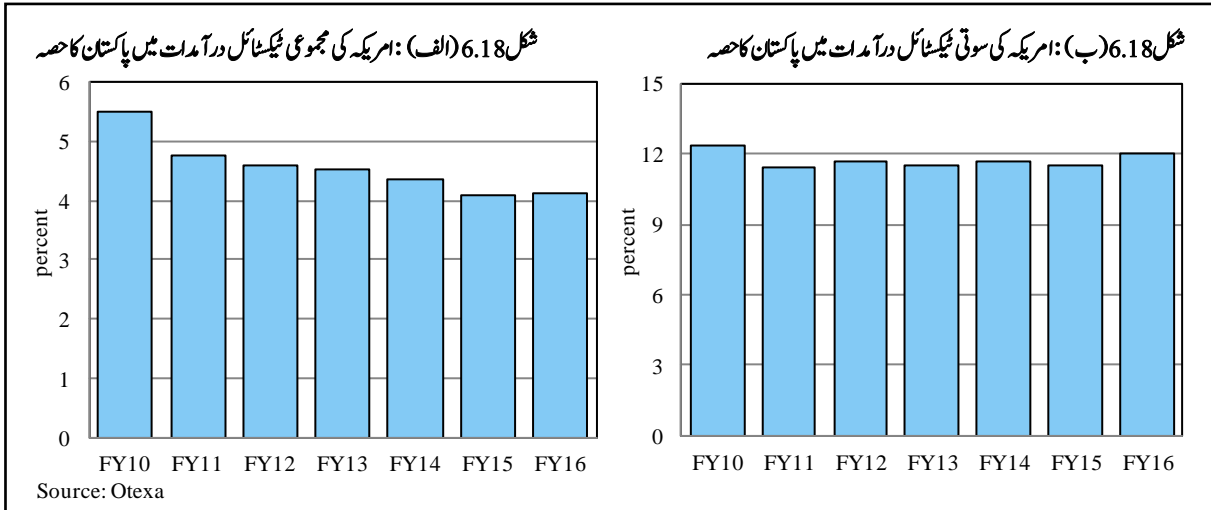
م س 16ء کے دوران پاکستان کی برآمدات میں 12.2 فیصد کمی واقع ہوئی جبکہ م س 15ء میں یہ 5.7 فیصد گری تھیں۔ یہ کمی وسیع البینا درہی کیونکہ پیداوار کے تقریباً تمام بڑے زمروں میں یہ ظاہر ہوئی، صرف گوشت، تیار ملبوسات اور سرجری کے آلات اس کمی سے مستثنیٰ رہے (شکل 6.17)۔ بین الاقوامی اور عالمی دونوں عوامل اس میں کارفرما رہے: عالمی اقتصادی سرگرمیوں کے سست رہنے کے باعث بیرونی طلب کمزور پڑی اور اہم فصلوں (خصوصاً کپاس) کی ملکی پیداوار بھی کم ہوئی جس سے برآمدی حجم پر اثر پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ اجناس کے بین الاقوامی نرخوں میں کمی کا نتیجہ برآمد کنندگان کو یہ ملا کہ ان کی اکائی وصولیاں پست رہیں۔ ان عوامل کو نسبتاً بلند پیداواری لاگت اور طویل مدت سے موجود مسابقتی مسائل نے دوچند کر دیا۔



#### ٹیکسٹائل: تنوع کی کمی بنیادی مسئلہ بنا رہا

پاکستان اپنی برآمدات کے لیے ٹیکسٹائل پر بھاری انحصار کرتا ہے، مصنوعات کی مجموعی برآمد میں ٹیکسٹائل کا حصہ 60 فیصد ہے۔ ایسے وقت میں جب پوری دنیا میں برآمدات پست ہیں، پاکستان کی برآمدات کا (مصنوعات اور منڈیوں دونوں کے لحاظ سے) ٹیکسٹائل میں مرکوز ہونا اسے اس لیے زیادہ زخمی بناتا ہے کہ ان ملکوں یا مصنوعات کو متاثر کرنے والی منفی تبدیلیاں اس پر بھی اثر انداز ہوتی ہیں (باکس 6.2)۔

م س 16ء میں ٹیکسٹائل کی برآمدات 7.5 فیصد گر گئیں، م س 15ء میں یہ 2.0 فیصد گر گئیں۔ پاکستان کے برآمد کنندگان کا مارکیٹ شیئر گزشتہ چند برس سے کلیدی مارکیٹ امریکہ میں کم ہو رہا ہے جس کا انہیں نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ امریکی صارفین کی پسند میں جو تبدیلی آئی ہے یعنی وہ سوئی کپڑے سے ہٹ کر مصنوعی ریشہ پسند کرنے لگے ہیں، ہمارے برآمد کنندگان اس تبدیلی کا احساس نہیں کر سکے ہیں (شکل 6.18 الف اور 6.18 ب)۔<sup>55</sup> ٹیکسٹائل کی امریکی درآمد میں پاکستان کا حصہ بتدریج کم ہو رہا ہے، تاہم م س 16ء کے دوران امریکہ کی سوئی درآمدات میں پاکستان کا حصہ معمولی سا بڑھا ہے۔ م س 16ء میں پاکستان سے امریکہ درآمد ہونے والے مجموعی ملبوسات میں سوئی ملبوسات کا حصہ 90 فیصد سے زائد ہے۔



امریکی صارفین کی ترجیحات میں آنے والی اس تبدیلی کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا۔ صورت حال یہ تقاضا کرتی ہے کہ ہمارے ٹیکسٹائل برآمد کنندگان امریکی مارکیٹ میں واقع ہونے والی تبدیلی کا مجموعی تجزیہ کریں اور اپنی مصنوعات کو اس کے مطابق ڈھالیں۔ تاہم انہیں یہاں بھی بہت چوکنا رہنا ہو گا۔ مثال کے طور پر اگر پاکستانی برآمد کنندگان بلند اضافہ قدر والے اُن سوئی ملبوسات پر توجہ مرکوز رکھتے ہیں جو خاص طور پر امریکی مارکیٹ کے لیے تیار کیے گئے ہوں تو اس کا ایک ممکنہ نتیجہ امریکی مارکیٹوں میں سوئی ملبوسات کا حصہ گرنے کی صورت میں نکل سکتا ہے۔ ایک اور راستہ یہ ہے کہ مصنوعی کپڑے کی صنعت کی ترقی کے لیے پالیسیاں متعارف کرائی جائیں، تاہم اسے حقیقت بننے میں طویل عرصہ درکار ہو گا۔

دریں اثناء، پست اضافہ قدر والی اشیاء (جیسے خام کپاس، سوئی دھاگہ اور کپڑا) کی برآمدات کم ہو گئیں جس کا بڑا سبب چین سے طلب کا کم ہونا ہے۔ اگرچہ چین بلند اضافہ قدر والی ٹیکسٹائل امریکہ اور یورپی یونین کو برآمد کرنے والا سب سے بڑا ملک ہے، تاہم ان دونوں مارکیٹوں میں چین کا حصہ گر رہا ہے۔<sup>56</sup> چنانچہ پاکستان سمیت ماخذ ملکوں سے پست اضافہ قدر والی (دھاگے اور کپڑے) مصنوعات کی چین میں طلب کم ہو گئی ہے۔

جہاں تک یورپی یونین کی مارکیٹ کا تعلق ہے تو کئی ملکوں (بشمول بھارت اور چین) سے ٹیکسٹائل کی برآمدات م س 16ء میں سکڑ گئی ہیں۔ تاہم پاکستان اور بنگلہ دیش جیسے ممالک، جنہیں یورپی مارکیٹ تک خصوصی رسائی حاصل ہے، کی ٹیکسٹائل برآمدات دوران سال معمولی سی بڑھ گئیں۔<sup>57</sup> یورپی یونین کی ٹیکسٹائل درآمدات میں پاکستان کا جو حصہ م س 14ء میں 4.0 فیصد تھا وہ م س 16ء میں بڑھ کر 4.3 فیصد ہو گیا (جدول 6.7)۔

<sup>55</sup> امریکہ کی مجموعی درآمدات میں انسانی ساختہ ریشہ کے ملبوسات کی درآمد کا جو تناسب م س 06ء میں 58 فیصد تھا وہ بتدریج بڑھ کر م س 16ء میں 70 فیصد ہو گیا ہے (ماخذ: OTEXA)۔

<sup>56</sup> م س 16ء میں چین سے امریکی درآمدات کم ہو کر 1.3 فیصد رہ گئیں جبکہ م س 15ء میں 8.1 فیصد تھیں (ماخذ: OTEXA)۔ یورپی یونین کی منڈی میں مجموعی ملبوسات اور ٹیکسٹائل میں چین کا حصہ م س 16ء کے دوران گر کر 36.1 فیصد ہو گیا جبکہ گزشتہ سال اسی مدت کے دوران 38.7 فیصد تھا (ماخذ: یوروا سٹیٹ)۔

جدول 6.7: اہم ملکوں سے یورپی یونین کی یکجہاں اور بیرونی درآمدات						
	مالیت ارب ڈالرس میں			تناسب فیصد میں		
	م 14ء	م 15ء	م 16ء	م 14ء	م 15ء	م 16ء
چین	41.2	40.3	36.5	39	38.7	36.1
بنگلہ دیش	14.7	15.4	16.2	13.9	14.8	16
بھارت	7.3	7.2	6.9	6.9	6.9	6.8
پاکستان	3.7	4.2	4.3	3.5	4.0	4.3
ترکی	13.7	12.3	12.2	13	11.8	12.1
ویت نام	2.9	3.2	3.5	2.7	3.1	3.5
مجموعی یورپی یونین - 28	105.6	104.3	101.2	100	100	100
ماخذ: یورواسٹیٹ						

اگرچہ یہ ایک مثبت پیش رفت ہے تاہم پاکستان کی پوزیشن کو مزید مستحکم کرنے کے لیے اس ترجیحی سہولت سے فائدہ اٹھانے کی ضرورت بالکل عیاں ہے۔ پاکستانی درآمد کنندگان کو چاہیے کہ یورپی یونین کی مارکیٹ میں بڑھتے ہوئے مقابلے کا سامنا کرنے کے لیے خود کو بہتر پوزیشن میں لائیں۔ اس کے علاوہ یورپی یونین میں خریدار چین سے درآمدات میں نمایاں کمی کے بعد بتدریج اگلے سستے ترین انتخاب کی طرف جارہے ہیں۔ عالمی مارکیٹ کی حرکیات میں آنے والی ان تبدیلیوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے پاکستان کو اپنی کوششیں دگنی کر دینی چاہئیں۔<sup>58</sup>

جدول 6.2.1: منڈیوں کے لحاظ سے درآمدات کا متنوع (اوسط فیصد حصہ)			
	م 01-05ء	م 06-10ء	م 11-15ء
یورپی یونین - 28	27.7	25.8	25.7
برطانیہ	6.9	5.3	5.6
جرمنی	5.0	4.2	4.6
اسپین	2.1	2.5	2.5
ہالینڈ	2.6	2.5	2.3
اٹلی	3.2	3.5	2.7
امریکہ	24.1	21.2	15.1
عرب امارات	7.9	8.8	7.3
چین	2.6	4.0	9.1
افغانستان	3.1	6.6	8.6
بنگلہ دیش	1.3	1.9	3.1
سعودی عرب	3.2	2.1	1.8
بھارت	0.9	1.7	1.4
دیگر	29.3	27.9	27.9
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات			

پاکستان کی مجموعی درآمدات م 01ء میں 9.2 ارب ڈالر تھیں جو م 15ء میں بڑھ کر 23.7 ارب ڈالر ہو گئیں۔ درآمدات اگرچہ نمو اور اقتصادی ترقی کے لیے اہم ہوتی ہیں تاہم پاکستان کا فی عرصہ سے اپنی درآمدی باسکٹ کو وسعت دینے اور اسے متنوع بنانے کے لیے کوشاں ہے۔ گزشتہ 15 سال کے دوران اس معاملے میں کچھ بہتری سامنے آئی ہے (جدول 6.2.1)۔ یورپی یونین (ای یو - 28) ہماری اہم درآمدی منڈی رہی ہے، اور پاکستان کی مجموعی درآمدات میں اس کا حصہ گزشتہ پانچ سال میں بڑھا ہے، اور اس وقت تقریباً 32 فیصد ہے۔ اس اضافے کا بنیادی سبب برطانیہ، جرمنی، اسپین، نیدرلینڈز اور اٹلی کو بڑھتی ہوئی رسد ہے۔ یورپی یونین کو بھیجی جانے والی درآمدات میں ان پانچ ملکوں کا حصہ 70 فیصد سے زائد ہے۔

برآمدات کی دوسری منزلوں میں بھی کچھ متنوع پایا گیا ہے۔ امریکہ کو بھیجی جانے والے پاکستانی برآمدات کم ہوئی ہیں: م 01ء تا م 05ء کے دوران اوسطاً برآمدات 24.1 فیصد تھیں جو م 11ء تا م 15ء کے دوران اوسطاً 15.1 فیصد رہ گئیں۔ اس کے برعکس چین پاکستانی برآمدات کے لیے تیسری سب سے بڑی منزل کے طور پر ابھر رہا ہے۔ مستقبل میں عالمی اقتصادی نمو کی سست روی کی بنا پر اہم منڈیوں کی طرف سے درآمدی طلب کم رہے گی، چنانچہ پاکستان کے لیے ضروری ہو گیا ہے کہ وہ اپنی تجارتی منزلیں متنوع بنائے۔

#### مصنوعات کا متنوع

<sup>57</sup> یورپی یونین نے پاکستان کو جی ایس پی ایس حیثیت دے رکھی ہے اور بنگلہ دیش کو 'اسٹے کے سوا ریچر' (ای بی اے) کی سہولت حاصل ہے۔

<sup>58</sup> اگرچہ ریگیزٹ کے تجارتی مضمرات ابھی پوشیدہ ہیں تاہم پاکستان کو چاہیے کہ برطانیہ کے ساتھ تجارتی مذاکرات کی تیاری کرے اور یورپی یونین کی جی ایس پی ایس جیسی کوئی رعایت حاصل کرنے کے لیے پُر امید رہے۔

جدول 6.2.2: برآمدات کارکنان بلحاظ مصنوعات		
فیصد حصہ	م 10-06ء	م 15-11ء
چاول	9.2	8.5
باجستی	4.5	3.1
نان باجستی	4.7	5.4
ٹیکسٹائل	57.6	54.5
کم اضافہ قدر	19.2	20.0
بلند اضافہ قدر	38.5	34.5
دیگر اشیا ساز	18.4	18.5
چمڑا	5.2	4.3
دیگر تمام	14.8	18.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

گزشتہ دس سال کے دوران پاکستان کی مجموعی برآمدات کا 70 فیصد سے زائد تین بڑے زمروں تک محدود رہا ہے: ٹیکسٹائل مصنوعات، چاول، اور چمڑے کی مصنوعات (جدول 6.2.2)۔ م 11ء تا م 15ء کے دوران ان مصنوعات میں سے صرف ٹیکسٹائل گروپ کا حصہ مجموعی برآمدات میں اوسطاً 54.6 فیصد رہا ہے۔ م 06ء تا م 13ء کے دوران مجموعی برآمدات میں ٹیکسٹائل کا حصہ گر رہا تھا تاہم م 14ء سے یہ رجحان بدل گیا۔ یورپی یونین کی جانب سے پاکستان کو بی ایس پی ایس کی حیثیت عطا کیے جانے سے یہ تبدیلی واقع ہوئی، اور اسی کے مطابق یورپی یونین کی ٹیکسٹائل درآمدات میں پاکستان کا حصہ بڑھ گیا۔ یہ اضافہ اس لیے ہوا کہ بلند اضافہ قدر کی حامل ایشیائی نٹ ویئر (knitwear)، تیار ملبوسات، ہوم ٹیکسٹائل اور تولیے وغیرہ کا حصہ بڑھنے لگا۔ م 13ء سے م 16ء تک ان مصنوعات کا مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات میں حصہ 32.5 فیصد سے بڑھ کر 42.7 فیصد ہو گیا۔ ٹیکسٹائل گروپ میں یہ رجحان برآمدی تنوع کے تناظر میں خوش آئند ہے۔ دریں اثنا، چاول کی برآمدات کا حصہ کم ہو گیا ہے، اب تنوع کاربحان باجستی سے غیر باجستی کی طرف ہے۔ اس عرصہ کے دوران چمڑے اور اس کی مصنوعات کا حصہ بھی گرتا رہا ہے۔

خلاصہ یہ کہ پاکستان برآمدی منزل اور مصنوعات کے حوالے سے کسی حد تک تنوع رکھتا ہے تاہم اس کی اہم برآمدات اب بھی چند منڈیوں اور چند مصنوعات تک محدود ہیں۔ پالیسی سازوں کو ایسی حکمت عملی بنانے کی ضرورت ہے جو جدت طرازی، تحقیق و ترقی، اور تجارتی تنوع کو فروغ دے۔ ان اقدامات سے ملکی صنعتوں کو اپنی پیداواری اساس اور بین الاقوامی کاروباری اداروں کے ساتھ ارتباط بہتر بنانے میں مدد ملے گی۔

#### غذائی گروپ: اجناس کی پست عالمی قیمتوں کا شکار

غذائی شعبے کی برآمدات جو پاکستان کی اشیاء کی برآمدات کا 19.0 فیصد بنتی ہیں، اجناس کی عالمی قیمتوں میں کمی سے بڑی طرح متاثر ہوئیں۔<sup>59</sup> پست قیمتوں سے چاول خصوصاً متاثر ہوا جو کہ غذائی برآمدات میں 45 فیصد حصے کا حامل ہے، اس کے برآمداتی حجم (بنیادی طور پر غیر باجستی چاول) میں عمدہ نمو ہوئی اگرچہ م 16ء میں چاول سے برآمداتی وصولیاں سال بسال 8.6 فیصد گر گئیں۔

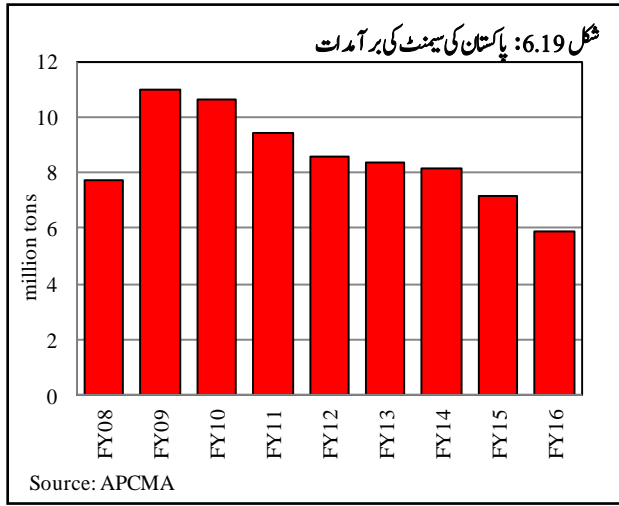
چاول کی اقسام میں سے باجستی کی برآمد (بلحاظ مقدار) م 12ء سے بتدریج گر رہی ہے۔ پاکستانی تاجروں کو بعض ملکوں میں اس اہم چاول کی برآمد کے معاملے میں بھارت سے سخت مسابقت کا سامنا ہوتا آیا ہے، خصوصاً مشرق وسطیٰ کے ممالک (بحرین، عراق، عرب امارات، اور اومان)۔ اگرچہ برآمد کرنے کے لیے پاکستان کے پاس فاضل چاول ہوتا ہے، تاہم مارکیٹ میں اپنا شیئر کھودینا اس بات کا عکاس ہے کہ ہماری مقابلتا بہتری گھٹ رہی ہے جس کی ممکنہ وجہ پست پیداواریت اور پیداوار کی بلند لاگت ہے۔ اس کے علاوہ خوشبودار چاول (جو کم معیار کی پیداوار ہے) کی ایران کو برآمدات تک بڑھ نہیں سکی ہے حالانکہ ایران پر سے بین الاقوامی پابندیوں کے خاتمے کے بعد ابتدا میں امید تھی کہ برآمد بڑھے گی۔

جہاں تک غیر باجستی چاول کا تعلق ہے تو برآمداتی وصولیوں میں کمی کا سبب پست بین الاقوامی نرخ تھے جبکہ اس کی طلب کئی ملکوں خصوصاً چین، مڈغاسکر، تنزانیہ، افغانستان اور چین میں مستحکم رہی۔<sup>60</sup> تاہم ماریطانیہ، کینیا اور موزمبیق کو اس کی برآمد کم ہوئی کیونکہ ان ملکوں نے درآمدی ڈیوٹیاں / تجارتی پابندیاں عائد کر دی ہیں۔ اس کے علاوہ تھائی لینڈ نے، جو غیر باجستی چاول برآمد کرنے والا ایک بڑا ملک ہے، بھی افریقی ملکوں کو اپنی رسد مستحکم کر لی ہے۔ پاکستانی تاجروں کو چاہیے کہ یہ چیلنج سنجیدگی سے لیں اور اپنی برآمدات بڑھانے کے لیے دوسری منڈیاں / ممالک تلاش کریں کیونکہ تھائی لینڈ افریقی منڈی میں پاکستان کو نرخ کے معاملے میں کمزور کر سکتا ہے۔

<sup>59</sup> م 16ء میں مجموعی غذائی برآمدات سال بسال 12.6 فیصد کم ہو گئیں، جبکہ م 15ء میں یہ 1.3 فیصد گری تھیں۔

<sup>60</sup> م 16ء میں غیر باجستی چاول کی مقدار برآمد 12.6 فیصد بڑھ گئی جبکہ م 15ء میں یہ 9.5 فیصد بڑھی تھی۔

## سیمنٹ: دو منڈیوں کی کہانی



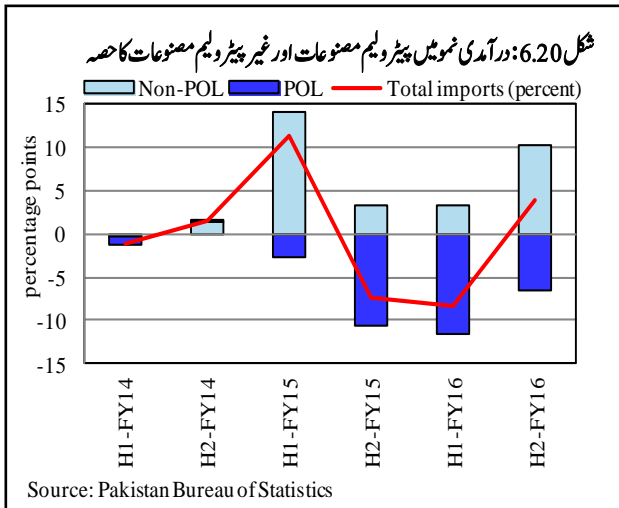
سیمنٹ کی برآمد کرنے کا جو رجحان م س 09ء میں شروع ہوا تھا م س 16ء میں بھی جاری رہا۔ سیمنٹ کا برآمداتی حجم 22.3 فیصد کی کے بعد 6.0 ملین ٹن رہ گیا جبکہ گذشتہ سال 7.7 ملین ٹن تھا (شکل 6.19)۔ م س 16ء میں نسبتاً بڑی کمی کا بنیادی سبب افغانستان سے کمزور طلب، اور جنوبی افریقہ کی طرف سے اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کا نفاذ ہے۔ م س 16ء میں سیمنٹ کی برآمد میں ہونے والی کمی میں ان دو ملکوں کا حصہ 22.5 فیصد رہا۔ افغانستان کے معاملے میں دو عوامل ذمہ دار تھے: (i) ترقیاتی کاموں میں سست روی، کیونکہ اکثر نیو فوجیں ملک چھوڑ گئی ہیں، اور (ii) سستی ایرانی سیمنٹ کی افغانستان میں مقبولیت، جس کا پاکستانی سیمنٹ کے برآمد کنندگان کو سخت مقابلہ کرنا پڑ رہا ہے۔

دریں اثناء دوسری سب سے بڑی منڈی جنوبی افریقہ نے مئی 2015ء میں پاکستان کی سیمنٹ پر اینٹی ڈمپنگ ڈیوٹی نافذ کر دی جو 14 سے 77 فیصد تک ہے۔ اگرچہ ایک بڑے مقامی سیمنٹ ساز ادارے نے ڈیوٹی کے نفاذ کو جنوبی افریقہ کے انٹرنیشنل ٹریڈ ایڈمنسٹریشن کمیشن میں چیلنج کیا ہے تاہم ڈیوٹی پانچ سال تک نافذ رہے گی۔

دوسری طرف بھارت کو سیمنٹ کی برآمد سال بسال 42.5 فیصد اضافے سے تقریباً ایک ملین ٹن تک پہنچ گئی۔ سڑکوں کے انفراسٹرکچر میں حکومتی سرمایہ کاری اور مکانات اور تعمیرات پر اخراجات بڑھنے سے بھارت میں سیمنٹ کی طلب میں اضافہ ہوا۔ پھر بھی پاکستانی سیمنٹ کی برآمدات میں چونکہ اس کا حصہ بہت کم (م س 16ء میں 17 فیصد) ہے اس لیے وہاں سیمنٹ بھجوانے کی مقدار بڑھنے کے باوجود دوسرے ملکوں میں ہونے والی کمی کا ازالہ نہ کیا جاسکا۔ مثبت امر یہ ہے کہ مستقبل میں بھی بھارت سے طلب مستحکم رہنے کی توقع ہے کیونکہ حکومت اپنے 12 ویں پنج سالہ منصوبے (2012ء تا 2017ء) کے تحت اعلان کردہ انفراسٹرکچر کے بڑے منصوبوں کو آگے بڑھائے گی۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ مقامی سطح پر تعمیرات میں اضافے، میگا انفراسٹرکچر منصوبوں پر پیش رفت، اور سی پیک کے تحت سرگرمیاں بڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ برآمد کرنے کے قابل فاضل سیمنٹ کم ہو گئی ہے۔ سیمنٹ کی ملکی فروخت تیزی سے بڑھ رہی ہے اور آئندہ بھی اس کے مستحکم رہنے کا امکان ہے۔<sup>61</sup> درحقیقت اندرون ملک احساسات اتنے قوی ہیں کہ کئی سیمنٹ ساز اداروں نے اپنی استعداد بڑھانے کا اعلان کر دیا ہے۔

## اشیا کی درآمد



اجناس، خصوصاً تیل کے عالمی پست نرخوں کے باعث پاکستان کی درآمدی ادائیگیوں میں کچھ بہتری آئی جو کہ م س 16ء کے دوران 2.5 فیصد کم ہو گئیں۔ تاہم مجموعی درآمدات میں کمی سال کی پہلی ششماہی میں ہوئی جبکہ م س 16ء کی دوسری ششماہی میں درآمدات 3.9 فیصد بڑھ گئیں، اس اضافے سے تیل کے نرخوں میں کچھ بحالی کے ساتھ ساتھ اس بات کی بھی عکاسی ہوتی ہے کہ بڑھتی

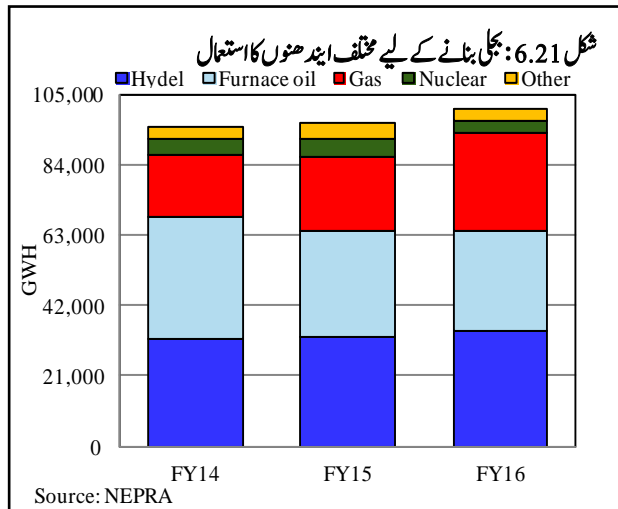
<sup>61</sup> م س 16ء میں ملکی سیمنٹ کی برآمد سال بسال 17 فیصد بڑھ کر 33 ملین ٹن تک جا پہنچی (ماخذ: آل پاکستان سیمنٹ مینوفیکچررز ایسوسی ایشن)۔

ہوئی معاشی سرگرمیوں کو سہارا دینے کے لیے اشیائے سرمایہ کی طلب نسبتاً بڑھ گئی (شکل 6.20)۔

### پیٹرولیم کی درآمدات

جدول 6.8: توانائی کی درآمدات					
مقدار (ہزار میٹرک ٹن)			شرح نمو (فیصد)		
م 14ء	م 15ء	م 16ء	م 15ء	م 16ء	م 16ء
2,647	3,185	3,081	20.3	-3.3	بائی اسپنڈ ڈیزل
6,584	6,170	5,990	-6.3	-2.9	فرنس آئل
7,945	8,254	8,492	3.9	2.9	خام تیل
2,193	3,125	4,193	42.5	34.2	موٹر اسپرٹ
130	49	118	-62.4	141.8	دیگر
19,499	20,782	21,874	6.6	5.3	مجموعہ*
-	189	1,235	-	-	ایل این جی**

\* ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل\*\* ماخذ: پاکستان دفتر شماریات



م 16ء میں پیٹرولیم کی درآمدات 35.3 فیصد سکڑ کر 7.6 ارب روپے ہو گئیں جبکہ م 15ء میں یہ 11.8 ارب ڈالر تھیں۔ یہ ساری تخفیف تیل کی عالمی قیمتوں میں کمی کے باعث ہوئی جبکہ درآمدی حجم سال بسال 5.3 فیصد بڑھ گیا (جدول 6.8)۔<sup>62</sup> جہاں تک پیٹرولیم مصنوعات کا تعلق ہے تو موٹر اسپرٹ کی طلب سب سے مضبوط رہی جس کے باعث اس کے درآمدی حجم میں 34.2 فیصد اضافہ ہو گیا۔ اسی اے سی کے مطابق م 16ء میں پیٹرول کی فروخت 22.7 فیصد بڑھ گئی جبکہ م 15ء میں 21 فیصد بڑھ چکی تھی۔ اس بلند طلب کے اسباب یہ ہیں: (i) گزشتہ سال کی نسبت م 16ء میں پیٹرول کے نرخوں میں 18 فیصد کمی، (ii) گاڑیاں سی این جی چھوڑ کر پیٹرول پر آرہی ہیں، اور (iii) کار اور موٹر سائیکل کی فروخت میں اضافہ۔<sup>63</sup>

جہاں تک فرنس آئل کا سوال ہے تو اس کے درآمدی حجم میں 2.9 فیصد کی معمولی کمی دیکھی گئی جو کہ ملک کے توانائی کے آمیزے میں ردوبدل کی عکاس ہے۔ فرنس آئل کی طلب یوں گری ہے کہ بجلی پیدا کرنے والی کمپنیوں نے، جو کہ فرنس آئل کی بڑی صارف ہیں، گیس زیادہ استعمال کی۔ اس کے علاوہ ایل این جی کی بڑھتی ہوئی درآمدات کے باعث بھی فرنس آئل کی طلب کم ہوئی (شکل 6.21)۔<sup>64</sup> جہاں تک خام تیل کا تعلق ہے تو ملکی ریفائنریوں کی جانب سے پیٹرولیم کی پست پیداوار دوران سال اس کی درآمد کرنے کا بنیادی سبب ہے۔<sup>65</sup>

### غیر تیل درآمدات

پیٹرولیم مصنوعات کے برعکس م 16ء میں غیر تیل درآمدات 8.9 فیصد بڑھ گئیں، م 15ء میں وہ 12.6 فیصد بڑھی تھیں۔ تاہم بیشتر اضافہ اشیائے سرمایہ میں دیکھا گیا جو اقتصادی سرگرمیوں کو سہارا دیں گی۔ غیر تیل درآمدات میں ہونے والے اضافے میں تین مصنوعات یعنی مشینری، خام کپاس اور موٹر گاڑیوں کی درآمد کا 5.6 فیصدی درجے حصہ ہے۔

<sup>62</sup> ماخذ: آئل کمپنیز ایڈوائزری کونسل۔

<sup>63</sup> پی اے ایم اے کے مطابق م 16ء میں کاروں کی فروخت سال بسال 20 فیصد بڑھی۔

<sup>64</sup> م 16ء کے دوران فرنس آئل کی فروخت سال بسال 3.0 فیصد گر گئی۔

<sup>65</sup> جولائی تا مئی م 16ء کے دوران پیٹرولیم کی ملکی پیداوار میں 0.6 فیصد کمی آگئی۔



ایل این جی جس نے توانائی کی قلت کم کرنے میں کسی حد تک مدد دی، م 16ء میں اہم درآمدی اجناس میں سے ایک ثابت ہوئی۔<sup>66</sup> م 15ء میں ایل این جی درآمدات 128.4 ملین ڈالر تھیں جو م 16ء میں بڑھ کر 566.8 ملین ڈالر ہو گئیں۔ ایل این جی کے درآمدی انفراسٹرکچر کی تشکیل سے، اور ملک میں توانائی کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیش نظر ایل این جی کی درآمد ملک کے درآمدی اخراجات کا لازمی حصہ بن جائے گی۔

#### مشینری کی درآمدات: بجلی میں بڑھتی ہوئی سرمایہ کاری کی عکاس

جدول 6.9: اہم ذمروں کی درآمدات			
فیصد نمو	ارب ڈالر		
	م 15ء	م 16ء	
-35.3	-20.6	7.6	11.8
8.9	12.6	37.1	34
7.2	18.5	5.4	5
15.6	14.9	8.6	7.4
9.7	21.9	3.0	2.7
22.8	-4.3	3.1	2.6
-3.6	11.8	7.2	7.5
11.2	20.3	4.1	3.7
11.3	6.1	5.6	5.1
-2.5	1.7	44.7	45.8

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

مشینری کی درآمد میں جو اقتصادی سرگرمیوں کا ایک اہم اظہار یہ ہے، مسلسل تیسرے سال دوہندسی نمو ہوئی (جدول 6.9)۔ مشینری گروپ کی درآمد میں ہونے والے اضافے میں بجلی سازی اور بجلی کی تقسیم کی مشینری کا حصہ درحقیقت 90 فیصد سے زائد ہے، بجلی کے شعبے خصوصاً سپیک سے متعلق بجلی کے منصوبوں میں سرمایہ کاری کی بھاری رقوم کی آمد اس سے مطابقت رکھتی ہے۔<sup>67</sup> زیادہ طلب گیس ٹر بانٹوں، بھاری جزیٹروں اور ترسیل سے متعلق آلات کی ہے۔ اس کے علاوہ تعمیرات اور کان کنی کی مشینری کی درآمد کا بڑھنا ان شعبوں میں ہونے والی نمو سے مطابقت رکھتا ہے (باب 2)۔

روایتی طور پر مشینری آلات ٹیکسٹائل اور ٹیلی مواصلات کے شعبوں میں بھی بڑی تعداد میں درآمد کیے جاتے رہے ہیں۔ م 16ء میں ٹیکسٹائل مشینری کی درآمد میں ہونے والا معقول اضافہ ٹیلی مواصلات کے آلات کی درآمد میں کمی سے زائل ہو گیا۔ اس کے باوجود م 16ء میں موبائل فون کی درآمدات 31 ملین ڈالر اضافے سے 753 ملین ڈالر تک جا پہنچی، اور یہ سطح آخری بار 2007ء سے پہلے دیکھی گئی تھی۔ تھری جی / فور جی کے صارفین کی تعداد میں تیز رفتار اضافے کے پیش نظر موبائل فون (خصوصاً مہنگے اسمارٹ فون) کی درآمد بلند رہنے کا امکان ہے۔

#### ٹرانسپورٹ کا شعبہ: درآمدات نے گاڑیوں کے شعبے کو نمو بخشی

پاکستان کی آٹو انڈسٹری deletion کی پست سطح کے باعث اب بھی درآمدی اجزاء پر بھاری انحصار کرتی ہے۔ اس کی تصدیق موٹر کاروں اور کمرشل گاڑیوں کے مکمل ساختہ یونٹوں اور نیم ساختہ یونٹوں دونوں کی بھاری درآمد سے ہوتی ہے۔ اس درآمد کی بنا پر م 16ء میں آٹو کے شعبے میں عمدہ نمو ہوئی۔<sup>68</sup> مطلق معنوں میں ٹرانسپورٹ گروپ کی درآمدات 262.6 ملین ڈالر اضافے سے 3.0 ارب ڈالر تک جا پہنچیں (جدول 6.9)۔ تاہم یہ حقیقت کسی حد تک اطمینان بخش ہے کہ ان درآمدات کا نصف بھاری گاڑیوں اور فضائی ٹرانسپورٹ پر مشتمل ہے، جو اقتصادی سرگرمیوں میں اضافے کا باعث بنے گا۔

<sup>66</sup> یہ بات دلچسپ ہے کہ پاکستان دفتر شماریات نے ایل این جی کی درآمدات کو ”دیگر تمام“ کے تحت درج کیا، جو کہیں اور درج نہیں ہوئی ہے۔ تاہم جولائی 2016ء کے بعد سے پاکستان دفتر شماریات نے ایل این جی کی درآمدات کو پیٹرولیم گروپ کی درآمدات کے تحت درج کرنا شروع کر دیا۔

<sup>67</sup> مطلق معنوں میں تعمیرات اور بجلی و گیس کی رسد میں معینہ سرمایہ کاری م 16ء کے دوران بالترتیب 31.2 ارب روپے اور 38.7 ارب روپے بڑھ گئی۔

<sup>68</sup> اپ اپ اور ایل سی وی کی فروخت م 16ء میں سال بسال 29 فیصد بڑھ گئی (ماخذ: پی ایس ای ایم اے)۔ مئی وین اور کاروں (800 سی سی سے چھوٹی) کی جو درآمد جولائی تا مئی م 15ء کے دوران 17,069 یونٹس تھی وہ جولائی تا مئی م 16ء کے دوران بڑھ کر 22,998 یونٹس ہو گئی (ماخذ: پاکستان دفتر شماریات)۔

## فولاد

فولاد اور منسلک پیداوار کی مستحکم طلب کو سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام پر بھاری اخراجات اور متحرک نجی شعبے کی تعمیراتی سرگرمیوں سے مہمیز ملی۔ ہاٹ رولڈ کواکسل، لائن پائپ، بوائلر ٹیوب اور دیگر اشیاء جیسی مکمل اور نیم مکمل مصنوعات کی مقامی پیداوار میں معقول نمو کا مطلب یہ ہے کہ ان کی طلب بڑی حد تک درآمدات سے پوری کی گئی۔ پاکستان اسٹیل ملز میں پیداوار کی عمل معطل رہنے سے بھی درآمدات بڑھیں، فولاد کی مجموعی پیداوار میں اسٹیل ملز کا حصہ 15 فیصد سے زائد تھا۔

چین پاکستان میں درآمد ہونے والی فولاد کی مصنوعات کا سب سے بڑا سپلائر بن گیا ہے، پاکستان کی مجموعی درآمدات میں بھی چین کا حصہ بتدریج بڑھ رہا ہے۔ سستی درآمدات کے اثرات سے مقامی اشیاء سازوں کو تحفظ دینے کی غرض سے حکومت نے فولادی اور کئی منسلک مصنوعات پر ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کر دی ہے، خصوصاً ان اشیاء پر جنہیں مقامی صنعت تیار کر سکتی ہے۔<sup>69</sup> حکومت نے تعمیراتی ساز و سامان میں استعمال ہونے والی مختلف موٹائیوں کی سلاخوں پر ریگولیٹری ڈیوٹی بڑھا دی،<sup>70</sup> تیار شدہ مصنوعات کو جنہیں تیل اور گیس کی تلاش اور تقسیم میں، اور بجلی کے انفراسٹرکچر میں استعمال کیا جاتا ہے، ریگولیٹری ڈیوٹی سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

## غذا

م س 16ء کے دوران غذائی درآمدات 7.2 فیصد بڑھ گئیں، بیشتر اضافہ سویا بین، چائے اور دالوں کی وجہ سے ہوا۔ م س 16ء کی پہلی ششماہی میں خوردنی تیل کی درآمد گر گئی، جس کا غذائی گروپ میں سب سے بڑا حصہ ہے، تاہم دوسری ششماہی کے دوران اس کی درآمدی نمو 11.0 فیصد رہی (جس کی بنیادی وجہ سویا بین کے تیل کی بھاری درآمد تھی)۔<sup>71</sup> اس اضافے کا سبب یہ تھا کہ گھی ساز ادارے کیوٹلا / سرسوں کے تیل کے بجائے سستے سویا بین تیل کو ترجیح دینے لگے ہیں۔<sup>72</sup> م س 16ء کے دوران پام آئل کی درآمدی لاگت اس کا درآمدی حجم بڑھنے کے باوجود گر گئی جس کی وجہ عالمی قیمتوں میں ہونے والی کمی ہے۔ دریں اثنا چھوٹی فصلوں کی ملکی پیداوار پست رہنے کے نتیجے میں دالوں کی درآمد میں اضافہ ہوا۔ چائے کی عالمی قیمتوں میں اضافے کی بنا پر اس کی درآمدی مالیت بھی بڑھ گئی۔ 2015-16ء میں کینیا کو، جو ایک بڑا برآمد کنندہ ہے، طویل خشک موسم سے گزرنا پڑا جس نے اس کی چائے کی پیداوار کم کر دی اور چائے کی عالمی قیمتیں بڑھا دیں۔<sup>74</sup>

## خام کپاس: پیداوار گرنے سے بھاری درآمد ضروری ہو گئی

م س 16ء کے دوران کپاس کی درآمد گئی سے زیادہ ہو کر 750 ملین ڈالر تک جا پہنچی (م س 15ء میں یہ 344 ملین ڈالر تھی)۔ ملکی پیداوار میں نمایاں کمی اس کی وجہ بنی۔ اس کے علاوہ لمبے ریشے والی اعلیٰ معیار کی کپاس، جسے عمدہ معیار کا دھاگہ بنانے کے لیے درآمد کیا جاتا ہے (اور جسے بلند اضافہ قدر کی حامل ٹیکسٹائل مصنوعات کی تیاری میں استعمال کیا جاتا ہے)، کی بلند طلب بھی کپاس کی مجموعی درآمدات میں اضافے کا سبب بنی۔

<sup>69</sup> حکومت نے شروع میں 15 فیصد ریگولیٹری ڈیوٹی عائد کی جسے مارچ 2016ء میں اس آراء 2016/236(I) بتاریخ 21 مارچ 2016ء کے ذریعے نظر ثانی کر کے 30 فیصد کر دیا۔

<sup>70</sup> حکومت نے چین اور یوکرین سے کوئلہ رولڈ کواکسل اور شیٹوں کی درآمد پر اینٹی ڈپنگ ڈیوٹی بھی نافذ کی جو 8.3 فیصد سے 19.0 فیصد تک تھی۔ یہ چیزیں زیادہ تر آٹو انڈسٹری، ڈھلائی والی مصنوعات، اور گھریلو آلات میں استعمال ہوتی ہیں۔

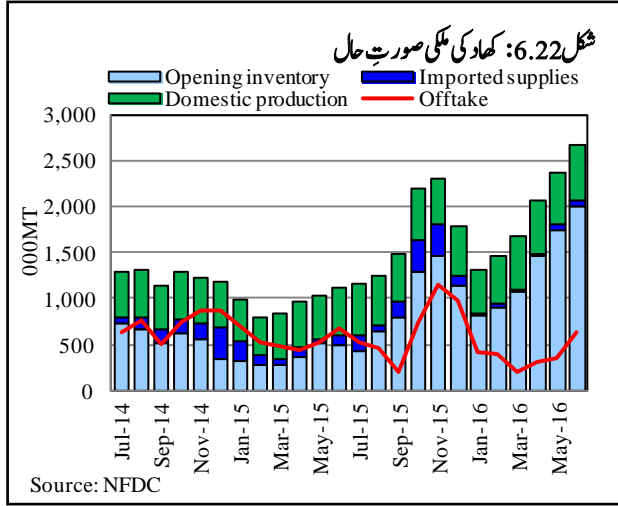
<sup>71</sup> خوردنی تیل کی درآمد میں پام آئل کا حصہ جو م س 15ء میں 97 فیصد تھا م س 16ء میں گر کر 90 فیصد رہ گیا۔ چنانچہ سویا بین تیل کا حصہ اس مدت میں بڑھ گیا۔

<sup>72</sup> م س 16ء میں سویا بین کی قیمت اوسطاً تقریباً 10 فیصد کم ہوئی، اس کے برعکس سرسوں کے بیج کی قیمت میں صرف 2.0 فیصد کمی آئی (ماخذ: امریکی محکمہ زراعت)۔

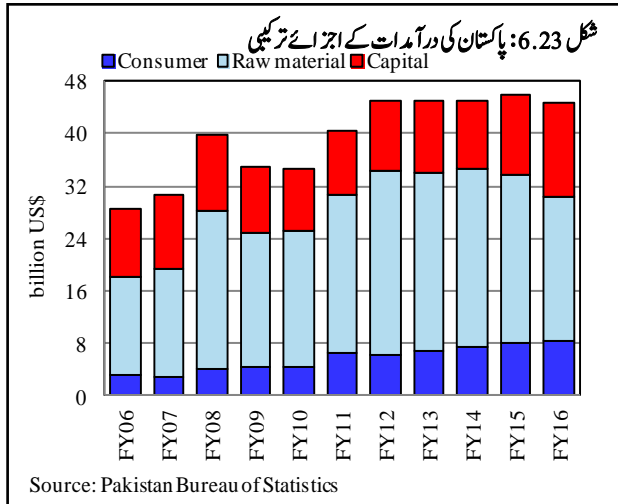
<sup>73</sup> بنائی گئی کی ملکی پیداوار م س 16ء میں 4.5 فیصد بڑھ گئی جبکہ م س 15ء میں یہ 0.04 فیصد گری تھی۔

<sup>74</sup> م س 16ء میں چائے کی بین الاقوامی قیمتیں اوسطاً 24 فیصد بڑھ گئیں۔

## کھاد کی درآمد محدود رہنے کا سبب گیس کی بہتر رسد اور بہاری ذخائر ہیں



م س 15ء میں کھاد کی درآمد میں 30 فیصد اضافہ ہوا تھا تاہم م س 16ء میں اس کے برعکس 20.5 فیصد کمی آئی اور وہ 726 ملین ڈالر رہ گئی۔ اس کمی کے اسباب یہ ہیں: (i) کھاد کے کارخانوں کو گیس کی کافی رسد کے باعث مقامی پیداوار کا بلند رہنا، (ii) یوریا اور ڈی اے پی دونوں کے اطمینان بخش ذخائر، اور (iii) م س 16ء کے دوران یوریا کا کم استعمال۔ ساری کمی م س 16ء کی دوسری ششماہی میں ہوئی کیونکہ رینج کے سیزن (جو اکتوبر سے مارچ تک رہتا ہے) میں کھاد کی قلت سے بچنے کے لیے حکومت نے پہلی ششماہی کے دوران کھاد درآمد کر لی تھی۔ یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ گذشتہ برسوں کے موسم سرما کے دوران بنیادی خام مال قدرتی گیس کی پست (باعدم) دستیابی کی بنا پر کھاد کے کارخانوں کو اپنے آپریشن کم کرنے (یاروک دینے) پر مجبور ہونا پڑتا تھا۔ تاہم پورے سال گیس کی کافی دستیابی کے باعث ملکی پیداوار جاری رہی۔<sup>75</sup> جہاں تک ملکی طلب کا تعلق ہے تو م س 16ء کے دوران یہ فارم کی پست آمدنی کی بنا پر کم رہی۔ م س 16ء کے آخری مہینوں کے دوران کاشت کاروں نے خریداری مؤخر کر دی تھی کیونکہ انہیں م س 17ء کے بجٹ میں زرعی ذرائع انعامت کے اعلان کا انتظار تھا (شکل 6.22)۔



آخر میں، اہم درآمدی اجناس کے مختصر جائزے سے معلوم ہوتا ہے کہ گذشتہ تین سال سے درآمدی آمیزے میں نمو کے لیے معاون تبدیلی رونما ہو رہی ہے یعنی درآمدات کارباجان اشیائے سرمایہ کی طرف ہے۔<sup>76</sup> م س 16ء مسلسل تیسرا سال تھا جب مجموعی درآمدات میں اشیائے سرمایہ کا تناسب بڑھا۔ اس کے علاوہ گذشتہ تین سال کے دوران اشیائے سرمایہ کی تیاری کے لیے خام مال کا بھی

مجموعی درآمدات میں تناسب بڑھ گیا (شکل 6.23)۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان صافنی اشیاء کے لیے خام مال کے ساتھ ساتھ تیار صافنی اشیاء کی درآمد پر بھی کثیر زر مبادلہ خرچ کرتا ہے، ان میں سے بہت سی مقامی طور پر تیار کی جاسکتی ہیں۔ مثال کے طور پر ملک کو زرعی شعبے کی تحقیق و ترقی پر زیادہ سرمایہ کاری کی ضرورت ہے تاکہ بلند یافتہ والی فصلوں کی اقسام تیار کی جاسکیں اور مقامی پیداوار ملکی ضروریات پوری کرنے کے قابل ہو سکے۔<sup>77</sup> یہ سازگار پیشرفت ملک کی پیداواریت اور برآمدی مسابقت بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کرے گی۔

<sup>75</sup> م س 16ء میں کھاد کے شعبے کی نمو 13.8 فیصد رہی جو کہ م س 15ء کی نمو سے تین گنا سے بھی اوپر ہے۔

<sup>76</sup> اشیائے سرمایہ اور اشیائے سرمایہ کے لیے خام مال بنیادی طور پر برقی مشینری، توانائی کی مصنوعات، المونیم کی بھرت، فاسفورس کے تیزاب وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔

<sup>77</sup> صافنی اشیاء سے بچل اور سبز یوں (جیسے مٹر، لہسن، ادرک، سیب اور انگورو وغیرہ) کا صافنی اشیاء کی درآمد میں سب سے زیادہ حصہ ہوتا ہے۔